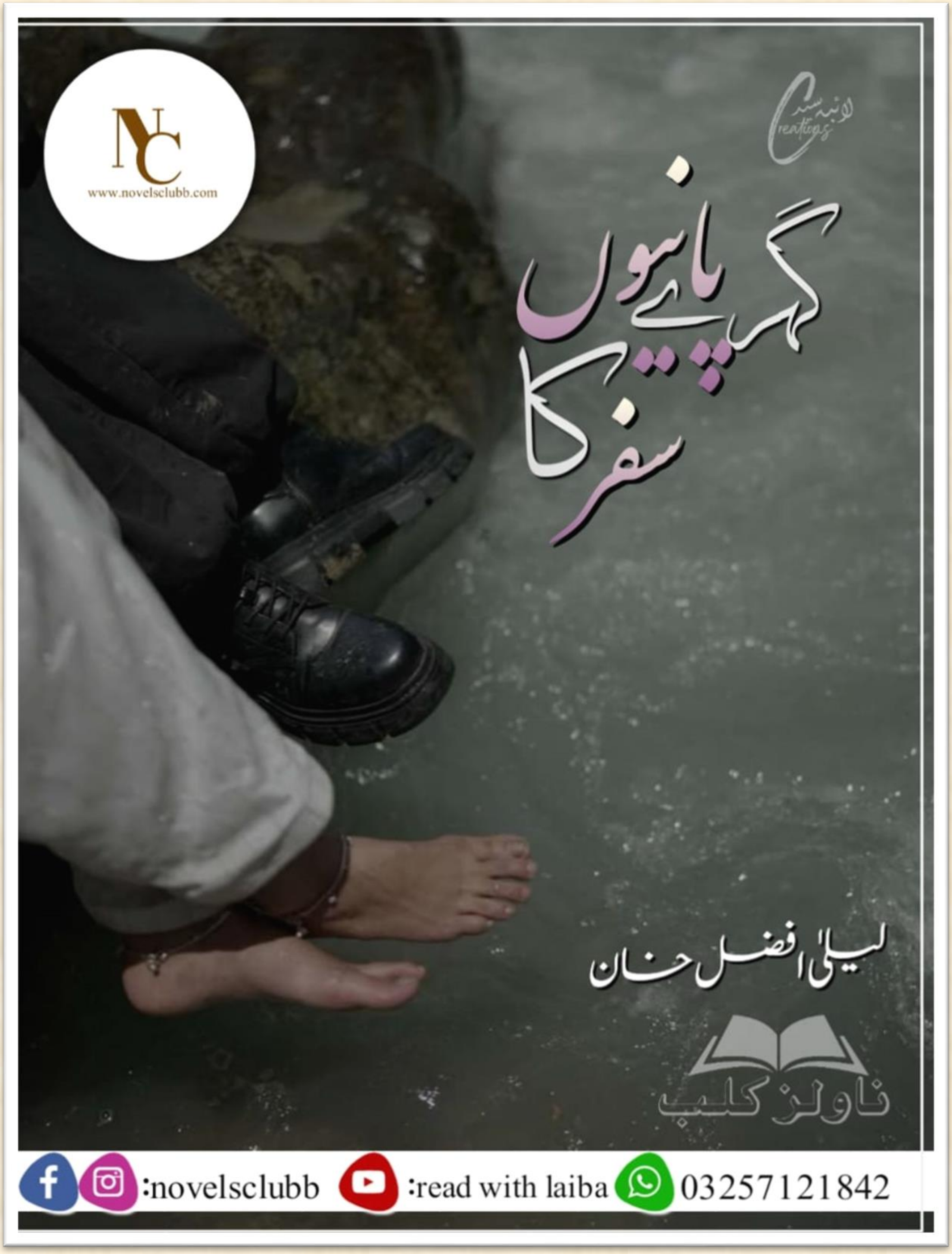
www.novelsclubb.com
گہرے پانیوں کا سفر
لیلیٰ افضل خان
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

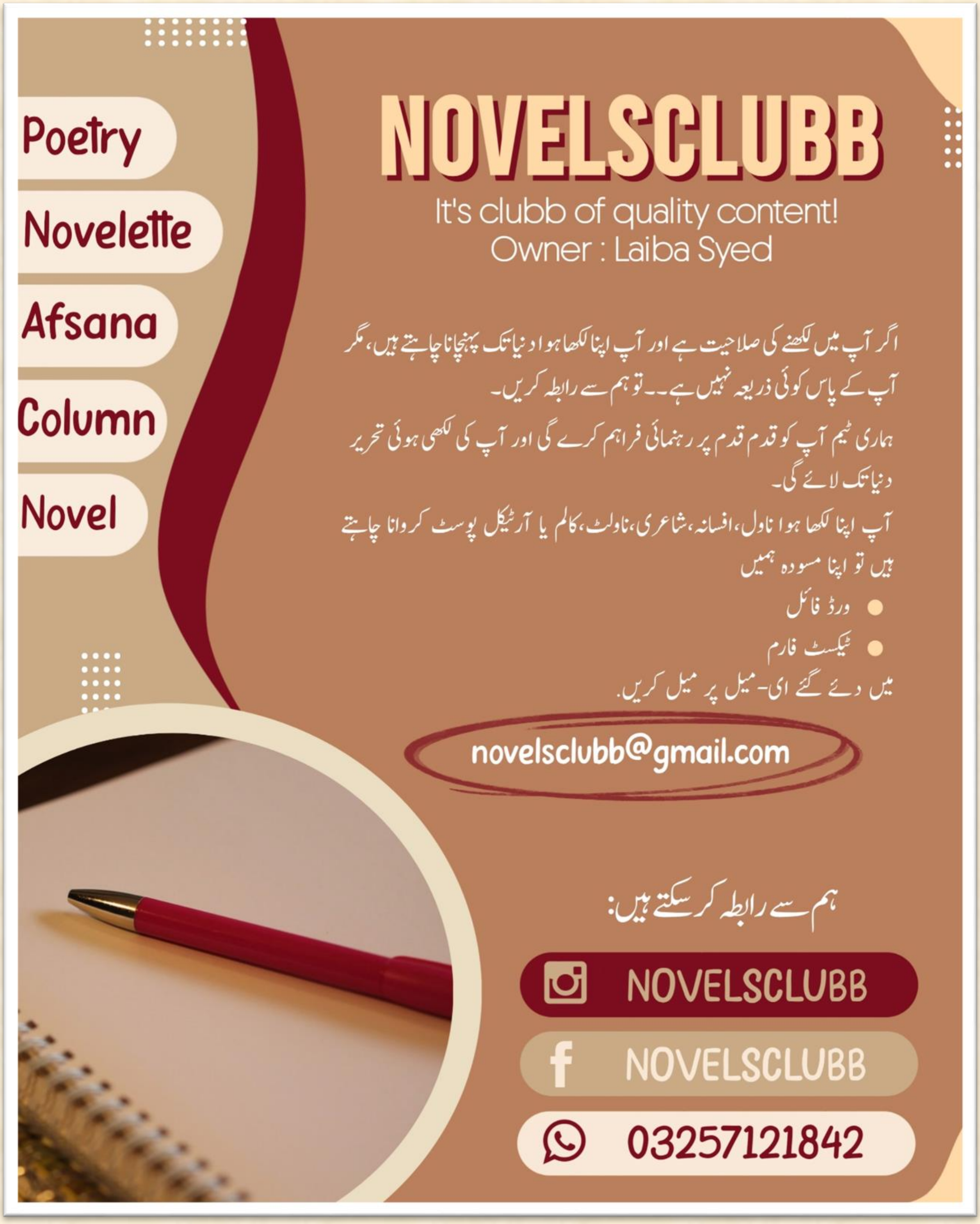

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گہرے پانیوں کا سفر

از قلم

لیلیٰ افضل خان

Clubb of Quality Content!

گہرے پانیوں کا سفر از لیلیٰ افضل خان

دوسری قسط

وہ جب باہر نکلی تو اُس نے دیکھا کہ رات ہو چکی ہے اور اِن خاتون کا گھر بازار کے قریب کی کسی تنگ سی گلی میں تھا۔

"آپ نے اتنے زیادہ جھوٹ کیوں بولے اور آپ ہیں کون؟" حکیمہ کے گھر کی تنگ سی گلی سے باہر نکلنے کے بعد اُس نے جِبران سے پوچھا۔ جبران نے رک کر نور بانو کو دیکھا۔ اور اب کی بار نور بانو بھی براہِ راست اسے دیکھنے لگی۔ چند سیکنڈز دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا، پھر جبران نے دوبارہ چلنا شروع کیا وہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"محترمہ، آپ کو بازو پر کسی نے زخمی کر دیا تھا اور آپ کا خون بہے جا رہا تھا۔ میں وہاں قریب ہی تھا، جب مجھے کچھ سمجھ نہ آئی تو آپ کو اِن حکیمہ کے پاس لے آیا تاکہ مرہم پٹی ہو سکے۔" جِبران نے بغیر زیادہ تفصیل دیے دو ٹوک بات کی۔

"تو پھر بھی آپ نے جھوٹ کیوں بولا کہ آپ میرے تایازاد ہیں؟" نور بانو کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"اگر میں کہتا کہ میں کوئی اجنبی ہوں تو وہ حکیمہ آپ کو اس طرح میرے ساتھ جانے نہ دیتیں، اور میں جو کہتا ہوں ٹھیک ہی کہتا ہوں... ویسے بھی ہمارے بڑے کہتے ہیں، جو جھوٹ آپ کسی کے کام آنے کے لیے کہتے ہیں وہ جھوٹ، جھوٹ نہیں ہوتا۔"
جِبران نے وضاحت دی، اور آخر میں وہ مُسکرایا۔ مُسکرانے سے اُس کے دائیں گال پر وہی پُرکشش گڑھا سا بن گیا۔ وہ دونوں تنگ سی گلیوں سے نکلتے نکلتے بازار والی سڑک پر آ گئے۔ یہ سڑک گھروں کی تنگ گلیوں کی نسبت تھوڑی کشادہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا، اِس سے آگے میں خود جا سکتی ہوں، آپ میرا بیگ اور میری دوا دے دیں، میں چلتی ہوں، آپ کا شکریہ!" نور بانو نے اُس سے کہا۔ اسی کشادہ گلی میں بائیں طرف مندر تھا، جہاں کوئی گھنٹیاں بجا رہا تھا۔ ان گھنٹیوں کی آواز باہر سڑک تک آ رہی تھی۔

"رات ہو رہی ہے، اِتنی سنسانی میں آپ کو اکیلے کیسے جانے دُوں؟ کہیں پھر کوئی حملہ نہ کر دے آپ پر۔ اگر پھر بھی آپ خود جانا چاہتی ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔" اُس نے رُک کر کہا۔

نور بانو نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ ہر طرف اندھیرا تھا، کہیں کہیں کوئی چراغ جل رہا تھا اور لوگ بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ اُن میں بھی سب مرد تھے، اس وقت کوئی عورت باہر نظر آ بھی نہیں سکتی تھی۔ مندر سے گھنٹیاں بجنے کی آوازیں اب تک آ رہی تھی۔ اسی دوران نور بانو کو مندر سے عمر باہر نکلتے نظر آیا۔ اس نے حیرانی سے عمر کو عجلت میں سیڑھیاں اترتے اور پھر اسی طرح عجلت میں وہاں سے جاتے دیکھا۔ وہ اتنی جلدی میں تھا کہ اسے نور بانو نظر ہی نہ آئی۔

"کیا ہوا؟"

جبران نے اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں" عمر اب جا چکا تھا نور بانو نے خاموشی سے واپس چلنا شروع کیا۔

"اور آپ کو میرا نام کس نے بتایا؟"اُس نے کچھ لمحے بعد ایک اور سوال کیا۔

جِبران خاموش تھا۔

"آپ کے بیگ میں رکھی ڈائری کے پہلے صفحے پر آپ کا نام لکھا ہے محترمہ!"

وہ صاف گوئی سے بولا۔

"مطلب آپ جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ذاتی چیزیں بھی بغیر اجازت اٹھا لیتے ہیں؟"اُسے یاد آیا کہ یہ ڈائری اُس کے انوکھے خواہشات سے بھری پڑی تھی اور اس اجنبی شخص نے پڑھ لی۔اُسے غصہ آیا تو غصے سے بولی۔

"پہلی بات آپ کی کوئی چیز بھی میں نے نہیں اٹھائی، دوسری بات، آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔میں نے آپ کا بیگ اُس لڑکی سے برآمد کیا اور آپ کی ڈائری پڑھنے کی واحد وجہ آپ کی پہچان جاننا تھی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اس طرح پہلی دفعہ کسی اجنبی شخص کے ساتھ رات کے اس پہر گنجان گلیوں میں چل رہی تھی۔اُسے مہر النساء خاتون اور سمیرا کا خیال آیا۔ایک دم سے اُس کا دل ڈوبنے لگا۔

"کیا ہوا؟ کوئی اور سوال نہیں ہے؟"

جِبران نے شرارت سے کہا۔

وہ لوگ ایسے چل رہے تھے کہ اب وہ اُسے دیکھ نہیں سکتی تھی نہ وہ اُسے دیکھ سکتا تھا۔گلی میں اندھیرا تھا اور وہ اپنی چادر میں پوری طرح سے ڈھکی ہوئی تھی...ہاں،وہ تھوڑا آہستہ چل رہے تھے کیونکہ وہ ابھی بھی نڈھال سی تھی کیونکہ اُس کا کافی خون بہا تھا۔

"نہیں!"اُس نے بس اتنا جواب دیا۔

~~~~~

دروازہ مراد نے کھولا تھا۔

"باجی! آپ کہاں رہ گئی تھیں؟"دروازہ کھلتے ہی مراد پریشانی سے بولا۔
~~~~~

''سُمیرا باجی! امّاں! آجائیں، باجی آگئی ہیں!'' مراد تقریباً چیختے ہوئے سب کو بلانے لگا۔اور پھر اُس کے بازو پر پٹی دیکھ کر تشویش سے پوچھنے لگا

''یہ آپ کے بازو پر کیا ہوا ہے؟''

وہ جو پہلے ہی نڈھال سی تھی، اتنے سارے سوالوں سے چڑ چڑی سی ہو گئی۔

''اُف مراد! صبر کرو، بیٹھنے تو دو۔ یہ پکڑو۔'' اُس نے اپنا بیگ اور دواؤں والا تھیلا مراد کو پکڑایا اور خود آکر چارپائی پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں مہرالنساء خاتون اور سُمیرا بھی آگئیں۔

''کہاں رہ گئی تھی تم؟ تمہیں پتا بھی ہے ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے؟'' سُمیرا، مہرالنساء خاتون سے پہلے ہی بول پڑی۔

''آئیں، یہ تمہارے بازو پر کیا ہوا ہے؟''

''بیٹا! کیا ہوا ہے تمہیں؟'' اس بار مہرالنساء خاتون بھی تشویش سے بولیں۔

''اماں... کُتب میلے میں ایک لڑکی نے بیگ چھینتے ہوئے میرے بازو کو چھری سے زخمی کر دیا... پھر مجھے کچھ یاد نہیں... میں بے ہوش ہو گئی تھی... بس اتنا پتا ہے کہ حکیمہ نے مرہم پٹی کر دی۔'' اُس نے زیادہ تفصیل نہیں دی۔

''سُمیرا، اس کے لیے پانی تو لاؤ، دیکھ نہیں رہی، رنگ کیسے پیلا پڑ گیا ہے میری بچی کا!'' مہرالنساء خاتون فکر سے کہتے ہوئے اُس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ سُمیرا پانی لینے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اُس نے پانی وغیرہ پیا اور مہرالنساء خاتون کے کمرے میں جا کر اُن کے پلنگ پر لیٹ گئی۔ جب وہ لیٹی تو وہ شخص آنکھوں کے سامنے آیا... وہ اتنی کمزور تو نہ تھی کہ اس طرح کسی سے متاثر ہو جائے۔۔

اُس نے سوچا...

''لیکن میں متاثر تو نہیں ہوں...''

اور پھر خود ہی خود کو جواب دیا:

''پھر یہ کیا ہے؟ میں کیوں کسی انجان شخص کے بارے میں سوچ جا رہی ہوں؟''

اُس نے خود سے ایک اور سوال کیا:

"اُف اونور بانو! سو جاؤ..."

وہ خود ہی اپنے سوالوں سے تنگ آگئی اور پھر سر جھٹک کر آنکھیں بند کر لیں۔

~~~~~~

"تم کیا یہ کتابیں وغیرہ لے کر بیٹھی رہتی ہو، کچھ اور کرو!"

اس روز کے کچھ دن بعد وہ اپنے کمرے کی صفائی میں لگی ہوئی تھی، اور خاص طور پر کتابیں ترتیب سے رکھ رہی تھی جب عمر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ اور کیا کروں میں؟" اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک کپڑے سے دیوار کے اندر بنے خانوں سے دھول مٹی ہٹائی۔

"مطلب کچھ بھی اور... جو باقی لڑکیاں کرتی ہیں، بناؤ سنگھار کرو، اچھے کپڑے پہنو، تیار ہو، شہر کی سیر کے لیے جاؤ وغیرہ وغیرہ۔"
~~~~~~

عمر آ کر اس کے بستر پر بیٹھ گیا۔ وہ اس کا ہم عمر تھا، دونوں کزن بھی تھے اور بچپن میں ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ اب ان کی ویسی دوستی نہ رہی تھی، لیکن عمر جب بھی ان کے گھر آتا تو نور بانو کے ساتھ کچھ وقت ضرور گزارتا۔

"یہ سب کام کرنے کے لیے میں پیدا نہیں ہوئی، بہت معذرت!"

"تو پھر تم کس کام کے لیے پیدا ہوئی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور بانو نے ابھی اس خانے میں دو ہی کتابیں رکھی تھیں کہ عمر کے سوال پر صفائی کا کام روک کر اسے دیکھنے لگی۔

"میں کتب خانہ بنانے کے لئے پیدا کی گئی ہوں۔ یہی میرا خواب ہے اور تم دیکھنا عمر میرا یہ خواب ضرور پورا ہو گا"

اس نے اتنے یقین سے کہا کہ عمر کو بے چینی محسوس ہوئی۔

"کیا ہو گیا نور بانو، تم ابھی تک بچپن کی طرح سوچتی ہو؟ ایسا نا ممکن ہے!" عمر نے کہا۔

"کیوں؟ نا ممکن کیوں ہے؟ میرا خواب ہے یہ اور میں اس کے لیے محنت کروں گی تو اللہ میرا یہ خواب ضرور پورا کرے گا۔"

وہ اسی یقین سے بولی اور ساتھ ساتھ کتابیں ترتیب دیتی گئی۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو نہیں ہو سکتا، مان لو! گھر کی حد تک تمہارے یہ شوق ٹھیک ہیں لیکن باہر؟ تم لڑکی ہو کر ایک کتب خانہ کھولو گی؟ یہ نہیں ہو سکتا۔"

عمر نے جس لہجے میں کہا، نور بانو ایک دفعہ پھر رک گئی اور آ کر اس کے سامنے رکھی لکڑی کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"عمر، ایسا تو نا ممکن ہے کہ میں اب رکوں گی۔ میں لڑکی ہو کر یہ کر کے دکھاؤں گی۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ لڑکی کچھ نہیں کر سکتی؟ لڑکی سب کر سکتی ہے۔ لڑکی بناؤ سنگھار کے لیے نہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بنی۔ہاں، وہ خوبصورت بھی دکھے اس میں کوئی برائی نہیں، لیکن برائی اس میں بھی کوئی نہیں کہ وہ کتب خانہ کھولے یا کوئی اور ایسا کام کرے جو اس کا خواب ہو۔"

وہ دوٹوک اور صاف لہجے میں بولی۔

"میں دیکھتا ہوں کہ تم یہ سب کیسے کرتی ہو۔ کم سے کم میرے ہوتے ہوئے تو یہ نہیں ہو سکتا۔اس لیے بہتر ہے خود ہی ذہن سے نکال دو یہ بات!"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور کھڑے ہو کر اس سے سخت لہجے میں بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں بھی دیکھتی ہوں کہ تم مجھے کیسے روکتے ہو۔اور تم مجھے روک بھی کیسے سکتے ہو عمر؟"

نور بانو بھی کرسی سے کھڑی ہو کر اس سے کہہ رہی تھی۔

وہ اس کے بعد کچھ بولے بغیر چلا گیا۔نور بانو نے عمر کے سامنے تو بڑی ہمت سے کہا، لیکن اب وہ تھوڑی گھبرا سی گئی تھی کہ کہیں عمر رکاوٹ نہ بن جائے!

~~~~~~
~~~~~~

"نور بانو، ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ تمہارا چاہے کوئی بھی خواب ہو، جب تم اسے پورا کرنے کے لیے نکلتی ہو تو راستے میں ہر طرح کی رکاوٹ آتی ہے، لیکن تم نے اس پر دھیان نہیں دینا، تم نے رکنا نہیں ہے، تم نے اس رکاوٹ کے بارے میں سوچنا بھی نہیں ہے۔ اگر تم رک گئیں یا تم نے اس کے بارے میں ذرا سا بھی سوچا تو اس روکنے والے کا مقصد پورا ہو جائے گا اور تم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاؤ گی۔"

جو عمر کی باتوں پر اپنا دل خراب کر بیٹھی تھی، اب مسز کیتھرین کی باتوں سے قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم سمجھ رہی ہو نا، جو میں کہنا چاہ رہی ہوں؟"

وہ جوان کی باتوں کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی تھی، مسز کیتھرین کے پوچھنے پر مسکرا دی۔

"بہت اچھی طرح، مسز کیتھرین۔"

"تمہارا کوئی سوال ہو تو بتاؤ؟" مسز کیتھرین نے اس سے پوچھا۔ مسز کھیترین کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی۔ وہ بالوں کو ہمیشہ بوائے کٹ کرواکے رکھتیں جو آدھے سفید تھے اور آدھے قدرتی طور پہ گولڈن، ان کی آنکھوں کا رنگ ہلکا نیلا تھا۔ وہ جیسی خوش شکل تھیں ان کا اخلاق اور رویہ بھی اتنا ہی اچھا تھا۔

"فی الحال کوئی سوال نہیں ہے، اور ہو گا تو آپ کو تو پتا ہے میں آپ ہی سے پوچھتی ہوں۔"

واپسی پر وہ خاصی خوشگوار طبیعت کے ساتھ گھر کی طرف چل رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

~~~~~~~

رات سارے شہر پر پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف خاموشی تھی، شور تھا تو صرف اُس کے دل میں! وہ آنگن میں رکھی چارپائی پر بیٹھی پتہ نہیں کن خیالات میں کھوئی ہوئی تھی کہ سمیرا کے آواز دینے سے چونک گئی۔
~~~~~~~

"جی سمیرا باجی؟"اُس نے باہر سے ہی پوچھا۔

"اندر آکر کھانا کھالو"، سمیرا کچن سے بولی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے، آپ لوگ کھالیں"،اُس نے چپل پہنتے ہوئے کہااور وہاں سے اٹھ کر لمبے بال، جواب تک کھلے تھے، باندھنے لگی۔

ابھی وہ بال باندھ ہی رہی تھی کہ دروازہ بجا۔

اُس نے دوپٹہ سر پر لے کر دروازہ کھولا تو اسد اور عمر آگے پیچھے اندر آئے۔

"السلام علیکم "اسد نے اندر آتے ہوئے سلام کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وعلیکم السلام اسد بھائی، السلام علیکم عمر"، نور بانو نے اسد کو جواب دیتے ہوئے عمر کو بھی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام نور بانو، پھوپو کہاں ہیں؟"اسد نے جواب دیتے ہوئے مہر النّساء خاتون کا پوچھا۔عمر کی آنکھیں سرخ سی تھی۔اور آنکھوں کے نیچے بھی سرخ دائرہ سا بنا تھا۔جیسے سوجن سی ہوئی ہو۔

"آ جائیں، وہ اندر ہیں"، نور بانو نے کنڈی لگاتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں سے پہلے ہی مہرالنّساء خاتون کے کمرے میں جا کر انہیں اسد اور عمر کے آنے کی اطلاع دی۔

"آپ لوگ آئیں، امّاں آ رہی ہیں"، نور بانو نے اسد اور عمر سے کہا جو صحن میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

"ویسے تو آپ لوگ سیدھا امّاں کے کمرے میں آ جاتے ہیں، آج اتنا ادب سے کیسے انتظار کر رہے ہیں؟" نور بانو نے لاپروائی سے کہا۔

"نور بانو تم اِن دونوں کو تنگ نہ کیا کرو، بڑے ہیں تم سے"، مہرالنّساء خاتون نے نور بانو کی بات سن کر کہا۔

اسد اور عمر ڈرائینگ روم میں آ کر بیٹھ گئے جو ایک چھوٹا سا کمرہ تھا، جس کے بیچ میں لکڑی کی میز رکھی تھی اور اطراف میں کچھ لکڑی کی پرانے طرز کی بنی کرسیاں رکھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے واہ واہ، اب تو کھانا بھی نہیں کھایا جا رہا..." نور بانو نے شرارتی انداز میں آکر سمیرا کو چھیڑا جو کھانا بیچ میں چھوڑ کر اپنا حلیہ ٹھیک کرنے لگی تھی۔

"چُپ کرو تم نور بانو"، سمیرا نے شرماتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد نور بانو بھی آکر اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"اچھا پھوپو، ہم بہت خاص کام کے حوالے سے آئے ہیں"، اسد نے بولنا شروع کیا۔

سمیرا نے پانی کی ٹرے میز پر رکھی۔ نور بانو نے شرارت سے سمیرا کو آنکھ ماری، جس کے جواب میں سمیرا نے اُس کو آنکھیں دکھائیں اور خود بغیر پانی گلاسوں میں ڈالے، ایسے ہی رکھ کر چلی گئی۔

"بولو بیٹا، کیا ہوا؟ سب خیر تو ہے؟" مہرالنّساء خاتون نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

نور بانو آکر دونوں گلاسوں میں پانی بھرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھوپو، آپ کو تو ہمارا پتہ ہی ہے۔ بابا جب حیات تھے تو اُن کی خواہش تھی کہ میرا اور سمیرا کا نکاح ہو۔ جبکہ ہمارا نکاح تو ابھی تک نہیں ہوا، لیکن بچپن سے ہی بڑوں سے یہی سنتے آئے ہیں کہ ہماری نسبت طے ہے۔ اب میری یہ خواہش ہے کہ نور بانو اور عمر کی منگنی بھی کر دی جائے۔ ایک سال تک میں سمیرا سے شادی کر لوں گا اور اُس کے بعد پھر نور بانو کی بھی شادی کر دیں گے"، اسد نے کہا۔

نور بانو گلاس میں پانی بھرتے بھرتے چونک گئی۔ پہلے اسد کو اور پھر عمر کو دیکھنے لگی۔ عمر کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جو اس وقت اُسے زہر لگ رہی تھی۔ اور وہ جس انداز سے اسے دیکھ رہا تھا نور بانو کو اس کی کچھ دن پہلے والی باتیں یاد آئیں۔

"بیٹا، یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ میری تو دلی خواہش ہی یہی ہے، عمر تو اپنا بچہ ہے"، وہ جو پہلے ہی چونکی ہوئی تھی، مہرالنّساء خاتون کی خوشی کا اظہار سن کر اور بھی دنگ رہ گئی۔

"بیٹا، پانی دو انہیں اور اوپر اپنے کمرے میں جاؤ"، مہرالنّساء خاتون نے نور بانو کو ٹوکا۔

وہ گلاس وہیں میز پر چھوڑ کر تقریباً بھاگتے ہوئے وہاں سے نکل آئی۔

"شرما گئی..." مہر النّساء خاتون نے اُس کے یوں جانے کو شرمانے کا رنگ دیا۔

"اسد بیٹا، عمر سے پوچھا ہے تم نے؟" مہر النّساء خاتون نے اسد سے پوچھا۔ عمر اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا اور مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"پھوپو، ہم عمر کی خواہش پر ہی آئے ہیں"، اسد نے جواب دیا۔

"اچھا، پھر ٹھیک ہے..."

مہر النّساء خاتون کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہی تھیں جیسے ان کی کوئی دلی خواہش پوری ہوئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

~~~~~

وہ اوپر آنے کے بعد کافی دیر تک اپنے چھوٹے سے کمرے میں چکر لگاتی رہی۔

اسد اور عمر بھی زیادہ دیر تک نہ رکے، اُس نے کھڑکی سے دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"ارے ارے، تم نے بھی یہی سنا جو میں نے سنا، نور بانو؟"

سمیرا اُس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور خوشی سے بولی۔
~~~~~

وہ جو تیزی سے چل رہی تھی، رُک کر آ کر کھڑکی کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کو کیوں اتنی خوشی ہو رہی ہے؟" نور بانو نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

"ہیں؟ کیا مطلب؟ تمہیں نہیں ہو رہی؟" سمیرا جو کچھ زیادہ ہی خوش تھی، نور بانو سے پوچھنے لگی اور آ کر اُس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ظاہر ہے نہیں ہو رہی، یہ کون سی کوئی خوشی کی بات ہے!"

نور بانو نے صاف گوئی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرخ اینٹوں سے بنے اس کمرے میں چراغ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"یا اللہ، کیا ہو گیا ہے نور بانو تمہیں؟ عمر کا رشتہ آیا ہے تمہارے لیے، کسی عام انسان کا نہیں! میں تو بہت خوش ہوں، بھئی ہم دونوں شادی کے بعد بھی ساتھ رہیں گے، وہ بھی حویلیوں میں۔ مجھے ہمیشہ سے تمہاری بہت فکر تھی لیکن اب میں بہت خوش ہوں!"

سمیرا بڑھا چڑھا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔

"سمیرا باجی، ابھی صرف رشتہ آیا ہے، 'ہاں' نہیں ہوئی ہے۔ آپ ذرا خود پر قابو پائیں"، وہ آخر میں پریشانی سے بولی۔

"کیا مطلب ہے ہاں نہیں ہوئی؟ تو کیا ہم انکار کر دیں گے؟ پاگل واگل تو نہیں ہو گئی ہو؟" سمیرا اب کی بار ذرا چونکی۔

"باجی، تھوڑی دیر رُک تو جائیں..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بانو کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے۔

عمر وہ لڑکا تھا جس سے خاندان کی ہر لڑکی شادی کرنا چاہتی تھی۔ ایک تو خاندانی رئیس اور اوپر سے شکل وصورت میں بھی اچھا تھا۔ یہ لوگ تھے ہی دو بھائی اور دو بہنیں۔ بہنوں کی پہلے ہی اچھے خاندانوں میں شادیاں ہو چکی تھیں، جن کے بچے بھی تھے اور وہ اپنے گھروں میں خوش تھیں۔ جبکہ اسد، جو بہنوں سے چھوٹا اور عمر سے بڑا تھا، اُس کی بات پہلے سے سمیرا سے طے

تھی۔ تو نور بانو، جو کہ سمیرا کی ہی چھوٹی بہن تھی، کی شادی عمر سے ہر لحاظ سے ممکن تھی...

سوائے نور بانو کی طرف سے!

"کیوں رُک جاؤں؟ تم شرما رہی ہو نا، اس لیے ایسا کہہ رہی ہو۔ ہے نا؟"

سمیرا نے پھر پوچھا، حالانکہ اُسے پتا تھا کہ نور بانو اور شرمانا—یہ تو بڑی ناممکن سی بات تھی۔

"میں کیوں شرماؤں گی؟ وہ بھی عمر کے رشتے سے، کھڑوس کہیں کا!"

نور بانو نے بدمزگی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حد ہوتی ہے نور بانو، کتنی ناشکری ہو تم! ٹھہرو، تمہیں تو امّاں ہی بتائیں گی!" وہ اُٹھنے لگی۔

"ارے باجی، رُکیں تو، بیٹھیں ایک دفعہ"، اُس نے سمیرا کو واپس بٹھایا۔

سمیرا بیٹھ کر نا سمجھی والے انداز میں اُسے دیکھنے لگی۔

"باجی، عمر سے شادی کیسے کروں؟ وہ تو میرے بھائی جیسا ہے نا، آپ کو تو پتا ہے"، اُسے جب انکار کی کوئی وجہ سمجھ نہ آئی تو اُس نے یہ کہا۔

"بس اتنی سی بات؟ تو یہ تو سب ہی کہتے ہیں۔ میں بھی تو اسد کو بچپن میں بھائی کہتی تھی، پھر عادت ہو جاتی ہے، پاگل!"

سمیرا اسد کا نام لیتے ہوئے ہلکا سا شرمائی۔

نور بانو کو غصہ آیا اور وہ ناامید سی ہو کر بیٹھ گئی۔

"اچھا، میں امّاں کے پاس جاتی ہوں ایک دفعہ"،

وہ نور بانو کو اسی طرح چھوڑ کر نیچے چلی آئی۔

"اب میں کیا کروں؟"

"کیسے منع کروں؟"

"وجہ کیا دوں؟ کہ میں نے کتب خانہ کھولنا ہے اور شادی نہیں کرنی؟"

"یہ تو کوئی بھی نہیں سننے والا!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مسز کیتھرین سے کہوں گی..."

اُسے مسز کیتھرین کا خیال آیا، کہ صرف وہی تھیں جو اُس کے یہ شوق — جو باقی دنیا کو انوکھے لگتے تھے — سمجھتی تھیں۔ اُس نے اگلی صبح ہی مسز کیتھرین کے پاس جانے کا سوچا۔

~~~~~~

"ہیلو، مسز کیتھرین!"

مسز کیتھرین اپنے کالج کے دفتر میں رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں جب نور بانو نے انہیں پکارا، سامنے آرتھر بیٹھا تھا۔

"ہیلو نور بانو، آؤ نور بانو۔"

وہ دفتر کے دروازے کے پاس کھڑی تھی جب مسز کیتھرین نے اسے اندر آنے کو کہا۔

"ہیلو آرتھر، کیسے ہو؟" نور بانو نے آرتھر سے اردو میں پوچھا۔ نور بانو نے اُسے کافی اردو سکھا دی تھی اور بدلے میں اس نے آرتھر سے انگریزی کے بہت سے جملے سیکھ لیے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟" آرتھر نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے اُس کا حال پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content
~~~~~~

"میں بھی ٹھیک ہوں۔"

"بیٹھو نور بانو!" مسز کیتھرین نے انگریزی میں نور بانو سے کہا تو نور آرتھر کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔ آرتھر نے اجازت چاہی اور وہاں سے اُٹھ گیا۔

"کیسے آنا ہوا، خیر تو ہے؟" آرتھر کے جانے کے بعد مسز کیتھرین نے نور بانو سے پوچھا کیونکہ انہیں نور بانو کچھ پریشان لگی۔

اس نے مسز کیتھرین کو ساری بات بتائی، اپنا خواب بتایا، عمر کے رشتے کے بارے میں اور اس سے شادی نہ کرنے کے بارے میں بھی بتایا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے تمہاری سوچ شروع سے ہی پسند تھی۔ تمہاری کتابوں سے لگن ہی مجھے سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ تمہارا یہ خواب ضرور پورا ہو گا اور اس میں میں تمہاری مدد کروں گی۔" پوری بات سننے کے بعد مسز کیتھرین نے نور بانو سے وعدہ کیا اور اُسے کل صبح تیار رہنے کو کہا۔

~~~~~~

جب وہ گھر آئی تو دیکھا کہ مہر والنِساء خاتون صحن میں نظر نہیں آرہیں تھیں۔

"اماں کہاں ہیں؟" اس نے سمیرا سے پوچھا جو کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی۔
~~~~~~

"وہ اوپر ہیں تمہارے کمرے میں۔ تم کہاں گئی تھی؟" سمیرا نے سوال کیا۔

"مسز کیتھرین کے پاس!" اس نے وہاں سے نکلتے ہوئے جواب دیا۔

"اماں! آپ یہاں؟" اس نے مہر والنِساء خاتون کو اپنے کمرے میں پا کر حیرانی سے کہا۔

کیونکہ مہر والنِساء خاتون اوپر بہت کم آتی تھیں انھیں سیڑھیاں چڑھنا مشکل لگتا تھا۔

"تم کہاں تھی؟" مہر والنِساء خاتون نے جواب دینے کے بجائے الٹا نور بانو سے سوال کر لیا۔

"میں مسز کیتھرین سے ملنے گئی تھی۔" وہ اکثر ان کے پاس جاتی رہتی تھی، اس لیے مہر والنِساء کو حیرت نہیں ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا، ان کی طبیعت کیسی تھی؟"

"ٹھیک تھیں۔" نور بانو نے اپنا بیگ دیوار کے ساتھ رکھی میز پر رکھ دیا۔

"اور میری بیٹی کیسی ہے؟"

نور بانو آ کر مہر والنِساء خاتون کے پاس بیٹھ گئی اور ان کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"میری زندگی کا سارا سکون اس کندھے پر سر رکھنے سے مل جاتا ہے!" یہ جملہ نور بانو ہمیشہ اپنی ماں کے کندھے سے سر لگا کر کہتی تھی۔

"آج کوئی خاص بات ہے اماں؟" نور بانو نے پوچھا۔

"بانو، اب تم بڑی ہو گئی ہو، یوں آنا جانا بند کر دو، اچھا نہیں لگتا۔" مہر والنِسا٫ خاتون نے نصیحت آمیز لہجے میں کہا تو نور بانو نے فوراً جھٹکے سے سر ہٹا لیا۔

"اماں؟ کیا آنا جانا بند کر دوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"سمیرا باجی کی طرح بس گھر بیٹھ جاؤں؟" جب مہر والنِسا٫ خاتون خاموش رہیں تو اس نے دوبارہ سوالیہ انداز میں کہا، مگر مہر والنِسا٫ خاتون اب بھی خاموش رہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بانو وہاں سے اٹھ کر نیچے بیٹھ گئی اور مہر والنِسا٫ خاتون کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔

"اماں؟ میں ایسا نہیں کر سکتی ورنہ میں جی نہیں پاؤں گی۔" وہ نرمی سے بولی۔

"بانو، ایسے نہیں ہوتا بچی۔ تم عمر سے شادی کر لو، وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔ کہتا ہے تمہیں انگلینڈ لے جائے گا، تم وہاں اور پڑھ سکو گی۔"

"اماں، میں عمر سے شادی نہیں کر سکتی۔"

اس نے بالآخر کہہ دیا۔

"مگر کیوں؟ عمر میں کیا برائی ہے؟ جب پورے شہر کی لڑکیاں اس پر مرتی ہیں تو تم شادی کیوں نہیں کر سکتیں؟ تم تو بہت خوش قسمت ہو کہ تمہارے لیے عمر جیسے لڑکے کا رشتہ آیا ہے"

"اماں، میں نے کتب خانہ کھولنا ہے۔ میں اور پڑھوں گی، میں اور لوگوں کو پڑھاؤں گی۔ شادی رکاوٹ نہیں ہے، مگر اماں، شادی خواب بھی نہیں ہے میرا۔ میں پہلے اپنا خواب پورا کروں گی، پھر آپ جس سے کہیں گی، میں شادی کر لوں گی۔" اس نے آخری بات بس یوں ہی کہہ ڈالی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بچوں جیسی باتیں مت کرو بانو۔ کتب خانہ تم کیسے کھولو گی؟"

مہر والنِساء خاتون جو سالوں سے اس کا خواب سنتی آ رہی تھیں، آج پہلی بار اس سے سوال کر رہی تھیں۔ کیونکہ اس سے پہلے انھیں نہیں لگتا تھا کہ نور بانو اپنے خواب کے لیے اس حد تک سنجیدہ ہے کہ وہ شادی کے لیے ہی انکار کر دے گی۔

"اماں، یہ میرا کام ہے۔ میں ہمت نہیں ہارتی اور مسز کیتھرین کہتی ہیں کہ جو لوگ ہمت نہیں ہارتے، وہ سب کچھ کر لیتے ہیں۔" وہ اسی طرح اپنی ماں کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں

میں لیے آہستہ آہستہ نرمی سے بات کر رہی تھی، اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔
یہ وہ کوشش تھی جو آج کی لڑکی اب بھی کر رہی ہے۔

"اور یہ باہر آنا جانا جو تمہارا الگار ہتا ہے، اس کا کیا؟" مہر والنِساء خاتون نے پھر وہی بات دہرائی۔

"اماں، میں باہر آنا جانا کم یا ختم نہیں کر سکتی۔ میں سمیرا باجی نہیں ہوں، سمیرا باجی الگ ہیں، میں الگ ہوں۔ وہ اپنی جگہ بہترین ہیں، میں انہیں غلط نہیں کہہ رہی، لیکن اماں، میں گھر نہیں بیٹھی رہ سکتی۔ میرے شوق اور میرے خواب سمیرا باجی جیسے نہیں ہیں، میں کبھی کچھ غلط نہیں کروں گی، آپ کا مان، آپ کا اعتبار نہیں توڑوں گی۔ لیکن اماں، میں گھر بیٹھی نہیں رہ سکتی۔"

اس نے مہر والنِساء خاتون کو سمجھانے کی کوشش کی، مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ انہیں منا پائی ہے یا نہیں۔

~~~~~
~~~~~

یہ رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا، جب ہر طرف گہری خاموشی کا راج تھا۔ محل کی اونچی دیواریں بھی جیسے کان لگائے کسی آواز کو سننے کے لیے تیار کھڑی تھیں۔

ایسے میں کوئی اس سناٹے اور اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سیاہ چغہ پہنے، ہاتھ میں چھوٹے سائز کا چراغ پکڑے محل کی چار دیواری سے باہر نکل رہا تھا۔

یہ کوئی اور نہیں، رخسار تھی۔

محل کے پچھلے حصے میں ایک خفیہ دروازہ تھا، جس کے بارے میں یہی مشہور تھا کہ یہ ہمیشہ بند رہتا ہے۔ کبھی کسی زمانے میں یہ دروازہ صرف محل کے مکینوں کے آنے جانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، تا کہ سیاسی افراد کے سامنے محل کی خواتین کا گزر نہ ہو۔

پھر ایک بھیانک رات گزری تھی...اور اس رات کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا، اور آج کھل رہا تھا، اور اس کو کھولنے والی رخسار تھی۔

اس دروازے کو چابی سے کھول کر وہ باہر آ گئی۔

کچھ دور ہی درخت کے ساتھ ایک پالکی کھڑی تھی، وہ اس میں آ کر بیٹھ گئی۔

"بہت دیر کر دی تم نے آتے آتے، میں کب سے انتظار کر رہا ہوں۔"

یہ عمر تھا، جو پالکی میں بیٹھ کر رخسار کا انتظار کر رہا تھا۔

رخسار نے سر سے چغہ ہٹا کر اسے دیکھا۔ایک ہاتھ میں اس نے ابھی بھی چراغ پکڑا ہوا تھا۔

چراغ کی مدھم روشنی پالکی کے اندر پھیلی ہوئی تھی اور اس میں عمر کا چہرہ واضح نظر آ رہا تھا۔

"سب سے پہلی بات، تم مجھے کس خوشی میں 'تم' کہہ رہے ہو؟ مجھے شہزادی کہو۔اور دوسری بات، محل میں مجھے بہت سی چیزوں کی احتیاط کرنی ہوتی ہے، اتنا آسان نہیں ہوتا نکلنا۔اس سے پہلے کہ کوئی ہمیں دیکھ لے، کام کی بات کرو۔"

رخسار نے عمر سے کہا۔

"شہزادی؟ اچھا چلو، شہزادی ہو تو ویسے۔اچھا کام کی بات یہ ہے کہ چوبیس تاریخ کو میری کشتیاں بندرگاہ سے نکلنے والی ہیں۔تم اپنے بندے اس رات بندرگاہ پر بھیج دینا تاکہ سامان نکالنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔اور ہاں، اس دفعہ سامان کی معلومات اس پرچی میں درج ہیں، تم...آپ دیکھ لینا۔"

اس نے ایک رول کی ہوئی پرچی اس کے آگے کی، جو رخسار نے تھام لی۔

"یہ آخری دفعہ ہے، عمر۔اس کے بعد میں تمہارا کسی ایسے کام میں ساتھ نہیں دوں گی، خاص طور پر بندرگاہوں کے معاملے میں، یہ بہت نازک معملات ہوتے ہیں۔"

رخسار نے وہ پرچی تھام کر اسے کہا۔

Clubb of Quality Content

"بندرگاہ پر دیکھتے ہیں، اتنی جلدی کہاں جان چھڑواؤں گا آپ کی! آپ کی اماں بہت اچھی خاتون تھیں، اپنے بابا سے ان کے قصے سن رکھے تھے... بہت اچھی خاتون تھیں، اللہ انہیں جنت نصیب کرے، انہوں نے بہت خدمت کی ہے ہماری۔"

وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا، اور رخسار کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"زندہ ہیں میری ماں... تمیز سے ذرا!"

رخسار نے اسے تنبیہ کی۔

"اچھا؟ میں نے تو اور بہت کچھ سن رکھا ہے ان کے بارے میں..."

(رخسار کی غصے بھری نظریں محسوس کیں)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خیر، شہر میں آپ کی مدد کی ضرورت تو پڑتی ہی رہتی ہے... چھوٹے چھوٹے کام کر دیا کریں، پھر ملاقات ہو گی۔"

عمر نے جیسے بات کا اختتام کیا۔

"اب میں ایسی ملاقاتیں نہیں کرنے والی عمر۔ کچھ کہنا ہو تو سید ھا دربارِ خاص آ جانا۔"

وہ دوٹوک لہجے میں بولی، اور پھر اسے خدا حافظ کہتے ہوئے واپس پالکی سے اتر آئی۔

ذہن میں بہت سارے سوالات لیے اس نے وہ دروازہ کھولا جس سے وہ باہر گئی تھی۔

"امی جان، آپ میرے لیے بس مسئلے چھوڑ کر گئی ہیں..."

اس نے دکھ سے سوچا

~~~~~~~~

اب وقت میں زرا پیچھے جھانکتے ہیں...

سلیمان شاہ کی دُلہن اب محل میں آچکی تھی، جو ہر لحاظ سے اس محل کے شایانِ شان تھی۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ذہین بھی تھی۔ آسیہ خاتون کے محل میں آتے ہی رشیدہ خاتون نے انہیں ان کی تمام شاہی ذمہ داریاں سمجھادی تھیں اور بتادیا تھا کہ جب تک اس محل کی ملکہ نہیں آتی، وہی سارے امور سرانجام دیں گی، کیونکہ بقول رشیدہ خاتون کے اب ان سے یہ محل کی ذمہ داریاں نہیں سنبھالی جاتیں۔

صبغت شاہ اپنی شاہی سرگرمیوں میں اس قدر مصروف تھے کہ انہیں بمشکل ہی اپنی ماں، بھائی یا بھابھی کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb
~~~~~~~~

ان دنوں بھی ان کی ایک نہایت اہم ڈیل جاری تھی اور اس وقت بھی دربار خاص میں ایران سے آئے چند افراد صبغت شاہ کے ساتھ کسی سیاسی گفتگو میں مصروف تھے۔

"تو فرہاد، تم کب تک ہو ہندوستان میں؟" صبغت شاہ نے ایران سے آئے اپنے سیاسی دوست سے پوچھا۔ جس کا پورا نام فرہاد خراسان تھا۔

"کچھ روز ہوں یہاں... جب تک تمہارے ساتھ یہ ڈیل کامیاب نہ کرلوں، تب تک نہیں جاؤں گا!" انہوں نے قہقہہ لگا کر جواب دیا، اور جواباً صبغت شاہ بھی مسکرا دیے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"یہ ڈیل تو میرے اصولوں پر ہی ممکن ہے، ورنہ تم سوچنا بھی نہیں۔" صبغت شاہ نے صاف کہا۔

"تمہارے اصول بہت مشکل ہیں صبغت... لیکن میں سوچوں گا اس بارے میں۔ دو دن تک جواب دیتا ہوں۔ اتنا اہم موقع ہاتھ سے تھوڑی جانے دے سکتا ہوں!"

فرہاد خراسان ایران سے آئے ایک سیاسی فرد تھے، جو صبغت شاہ کے گہرے دوست بھی تھے۔اس وقت یہ لوگ ایک ایسی ڈیل پر بات کر رہے تھے جو کافی عرصے سے ایران کے ساتھ ہونا تھی، مگر صبغت شاہ کی چند سخت شرائط ایسی تھیں کہ ایران سے آنے والا ہر نمائندہ ہر بار سوچ میں پڑ جاتا تھا۔ لیکن فرہاد خراسان کے لیے یہ معاہدہ صبغت شاہ سے زیادہ اہم تھا۔۔اس لیے وہ ہر حال میں یہ معاہدہ طے کرنا چاہتا تھا۔

~~~~~~~~

آسیہ خاتون کے محل میں آتے ہی پورے محل میں جیسے سکون سا آگیا تھا۔ سلیمان شاہ بہت خوش تھے۔ کچھ وقت کے لیے رشیدہ خاتون نے بھی جیسے اپنے ذہن سے صبغت شاہ کی شادی کا خیال نکال دیا تھا، کیونکہ وہ آسیہ خاتون کے گھر آنے سے بہت مطمئن اور خوش دکھائی دیتی تھیں۔

صبغت شاہ بھی اپنی سرگرمیوں میں مصروف تھے اور فرہاد خراسان کے ساتھ ان کی ڈیل کامیاب ہو چکی تھی۔ ابھی حال ہی میں فرہاد خراسان نے انہیں ایران آنے کی دعوت دی تھی، جو انہوں نے قبول کر لی تھی۔ وہ جلد ہی سفر پر نکلنے والے تھے...
~~~~~~~~

ایک ایسا سفر جو ان سب کی زندگیاں تہہ و بالا کر دینے والا تھا۔

~~~~~~~~

یہ منظر ایران کی اُس دعوت کا ہے جس کے بعد صبغت شاہ کی زندگی بدل گئی تھی۔ پہلے وہ خوشی سے سرشار ہوئے تھے، اور پھر آہستہ آہستہ ان کی زندگی سے سکون جاتا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک ایسے نامعلوم اور لاعلاج مرض میں مبتلا ہو گئے کہ اُن کا بستر سے اُٹھنا، چلنا، یہاں تک کہ بات کرنا بھی محال ہو گیا۔

"تو فرہاد، تمہیں بہت مبارک ہو...ان شاءاللہ، آگے بھی ہمیں مزید کامیابیاں نصیب ہوں گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبغت شاہ اُس ڈیل کی بات کر رہے تھے جس کے مکمل ہونے سے انہیں اور فرہاد دونوں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ ابھی اس معاہدے کا ایک اہم حصہ نامکمل تھا، فرہاد نے ہندوستان میں بہت بڑی شاہراہ بنوانی تھی۔ دعوت فرہاد نے ہی رکھی تھی، خاص طور پر صبغت شاہ کے لیے۔ انہوں نے صبغت شاہ کو اپنے گھر بلایا تھا۔ ان کا گھر سائز میں چھوٹا تھا مگر نہایت خوبصورت اور بے حد صاف ستھرا۔ جس ہال میں وہ لوگ بیٹھے تھے، وہ مہمان خانہ
~~~~~~~~

تھا،اس کی دیواروں پر فارسی میں خوبصورت خطاطی کی گئی تھی۔فرش پر تبریزی قالین بچھے تھے۔ایک جانب دیوار کے ساتھ میز پر چھوٹے چھوٹے ایرانی برتن سجے ہوئے تھے۔

دعوت میں دو تین دیگر سیاسی افراد بھی شامل تھے۔

"ان شاء اللہ، ضرور ضرور!"

فرہاد نے جوش سے کہا۔اور اسی دوران صبغت شاہ کی قمیض پر کوئی مشروب گر گیا جسے صاف کرنے کے لیے وہ اس محفل سے اٹھے تھے اور فرہاد کا خادم انہیں گھر کے ایک اندرونی حصے میں لے گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ان کی قمیض پر مشروب گر گیا ہے،انہیں حمام تک لے جائیں۔مجھے صاحب نے بلایا ہے۔"

فرہاد نے شاید اپنے خادم کو آواز دی تھی، تبھی اس خادم نے سامنے سے آتی ایک لڑکی کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ صبغت شاہ کو حمام تک لے جائے۔

"ٹھیک ہے، تم جاؤ۔"

گھر کے اندر بھی ہر جگہ وہی تبریزی قالین بچھے ہوئے تھے۔ صبغت شاہ اپنی قمیض کا وہ حصہ، جس پر مشروب گرا تھا، ذرا سا اوپر اٹھائے کھڑے تھے۔ وہ لڑکی ان کے قریب آئی——شاید قدرت کو یہی منظور تھا۔

صبغت شاہ نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا——

اس کے بال شاید قدرتی طور پر بھورے رنگ کے تھے، اور آنکھیں سبز... اتنی خوبصورت کہ صبغت شاہ ان میں دیکھتے ہی رہ گئے۔ اس کے نہایت سیدھے بھورے بال کمر تک آ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آئیں، میں آپ کو حمام تک لے جاتی ہوں۔"

کچھ لمحے یونہی گزر گئے تھے جب اس لڑکی نے نرم، خوبصورت آواز میں کہا۔ صبغت شاہ کا دل چاہا کہ وہ لڑکی یوں ہی فارسی بولتی رہے اور وہ یونہی سنتے رہیں۔

وہ بغیر کچھ کہے اس لڑکی کے پیچھے چل پڑے۔ مگر وہ لڑکی انہیں حمام لے جانے کے بجائے ایک بند کمرے میں لے گئی جہاں پہلے سے ایک انوکھی سی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"آپ صبغت شاہ ہیں؟"

صبغت شاہ حیران نہیں ہوئے کہ وہ لڑکی انہیں اس بند کمرے میں کیوں لائی تھی۔ اندر آتے ہی کچھ دیر بعد اس نے انہیں خاموشی سے دیکھتے پا کر پوچھا۔

"جی..."

اب صبغت شاہ کو احساس ہوا کہ وہ لڑکی انہیں حمام لے جانے کے بجائے ایک بند کمرے میں لے آئی ہے۔

"حمام کس طرف ہے؟" صبغت شاہ نے پوچھا۔

"مشروب میں صاف کر دیتی ہوں۔ حمام جانے کی کیا ضرورت ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لڑکی اتنا کہہ کر مڑی، ایک چھوٹا سا رُمال لے آئی، اور آہستہ آہستہ صبغت شاہ کی قمیض پر لگا مشروب صاف کرنے لگی۔

"آپ کا تعارف؟"

وہ لڑکی جھک کر اسی طرح قمیض صاف کر رہی تھی جب صبغت شاہ نے پوچھا۔

"نازیہ... لیکن پیار سے اکثر لوگ مجھے نازو کہتے ہیں۔"

اس نے اپنی میٹھی آواز میں بتایا ـــــ اور یہ نہیں بتایا کہ وہ فرہاد کی منگیتر اور دوست تھی۔

"اور میں کیا کہوں آپ کو؟"

یہ الفاظ خود بخود صبغت شاہ کی زبان سے پھسلے۔

"آپ کے مُنہ سے تو نازو اور بھی اچھا لگے گا۔"

وہ مسکرا کر سیدھی ہو گئی...

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اور بالکل صبغت شاہ کے روبرو آکر کھڑی ہو گئی۔

صبغت شاہ وہاں سے واپس نیچے اسی مہمان خانے میں آ گئے جہاں فرہاد اور باقی سیاسی افراد موجود تھے۔ مگر صبغت شاہ جیسے گئے تھے ویسے واپس نہ آئے تھے—— بہت کچھ بدل چکا تھا۔اب ان کا دل پہلے جیسا نہ رہا تھا۔

~~~~~~~

حال۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے کھڑکی سے نیچے جھانکا تو دیکھا کہ سورج کی کرنیں آنگن کی سرخ دیواروں پہ پڑ رہی تھیں

پرندوں کی چہچہاہٹ نے خاموشی کو ایک نرم ساز میں بدل دیا تھا۔

نور بانو نے آج لیمو کے رنگ کی لمبی قمیض پہن رکھی تھی جس کے دامن پر ہلکا سا نفیس کام ہوا تھا،اور ساتھ اسی رنگ کا چوری دار پاجامہ پہنا تھا۔دوپٹہ اس نے احتیاط سے بستر پر تہہ کر کے
~~~~~~~

رکھ دیا تھا کیونکہ آج وہ مسز کیتھرین کے ساتھ باہر جا رہی تھی، اس لیے اس نے ہمیشہ کی طرح اپنی سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔

بالوں کی ایک لمبی، ڈھیلی چوٹی بنی ہوئی تھی۔ کانوں میں سونے کے چھوٹے سے ٹاپس تھے، جن میں ایک سفید نگ لگا ہوا تھا جو روشنی پڑنے پر ہلکا سا چمکتا تھا۔

وہ ابھی گھر کے دروازے سے باہر نکلی ہی تھی کہ مسز کیتھرین اپنی پالکی میں وہاں پہنچیں۔

پالکی کے پردے ذرا ہٹے، اور اندر سے اسے بیٹھنے کا اشارہ ملا۔

"ہیلو مسز کیتھرین! ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

اس نے پالکی میں بیٹھتے ہی خوش دلی سے پوچھا۔

"ہم محل جا رہے ہیں،" مسز کیتھرین نے سکون سے جواب دیا۔

"محل؟ مگر کیوں؟"

نور بانو نے حیرت سے پلٹ کر پوچھا۔

"محل... ایک خاص کام کے لیے جا رہے ہیں۔ تمہارا خواب پورا ہونے والا ہے، نور بانو۔"

مسز کیتھرین نے انگریزی میں نرمی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بانو کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ پالکی اپنی مخصوص رفتاری سے محل کی جانب رواں دواں تھی۔

نور بانو کو معلوم نہ تھا کہ اس کے خواب اسے کس جہاں کی دہلیز پر لے آئے ہیں۔

یہ ایک نئی دنیا تھی... جو اس کے استقبال کو تیار بیٹھی تھی۔

~~~~~~~

پالکی محل کے بڑے سے دروازے پر آکر رکی تو ایک خادم آگے بڑھا اور پالکی کا پردہ اُٹھا دیا۔

نور بانو اور مسز کیتھرین پالکی سے نیچے اُتر آئیں۔ نور بانو کے دودھیے گندمی رنگ پر اس وقت خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بچپن سے اپنے ماموں کی حویلیوں میں آتی جاتی رہی تھی، لیکن محل کے مناظر اس کے لیے کچھ نئے تھے۔ البتہ نور بانو ایسی نہیں تھی کہ کسی محل کی شان و شوکت سے متاثر ہو جائے۔ وہ تو صرف اس لیے خوش تھی کہ مسز کیتھرین نے اس سے اس کا خواب پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

دروازے پر موجود شاہی پہرے داروں نے دروازہ کھولا اور مسز کیتھرین کے ساتھ وہ اندر داخل ہو گئی۔ دروازے کے اس پار ہریالی سے بھرے باغات ان کے منتظر تھے۔ محل کے
~~~~~~~

صحن کے بیچوں بیچ ایک آبشار اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی۔ سامنے محل کی اونچی دیواریں سورج کی روشنی میں جگمگا رہی تھیں۔ جگہ جگہ لوگ اپنے اپنے کام یا باتوں میں مصروف تھے۔

وہ مسز کیتھرین کے پیچھے چلتی محل کے اندر داخل ہوئیں۔ کچھ دیر بعد جب مسز کیتھرین نے شہزادی کا پوچھا تو دربان نے بتایا کہ شہزادی آج دربارِ خاص میں تشریف نہیں لائیں گی۔
یہ سن کر نور بانو کچھ گھبرا گئی۔
"ان کو اطلاع دو کہ مسز کیتھرین آئی ہیں" مسز کیتھرین نے مترجم سے کہا۔

کچھ دیر بعد وہی دربان واپس آیا اور دونوں کو بالا خانے میں لے گیا۔ یہ کسی لاؤنج نما جگہ کی مانند تھا۔ بیچ میں دیوار کے ساتھ قیمتی لکڑی کا ایک تخت رکھا ہوا تھا اور اس کے عین اوپر دیوار پر لکڑی میں "شاہی دیوان" کندہ تھا۔ باقی اطراف میں گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے۔ دربان نے ادب سے دونوں کو وہاں بٹھایا اور شہزادی کے آنے کی اطلاع دے کر وہیں کھڑا ہو گیا۔

کچھ دیر بعد شہزادی آئیں تو دربان نے اعلان نہ کیا کیونکہ یہ عام بیٹھک تھی۔ شہزادی نسواری رنگ کے ریشمی لمبے لباس میں ملبوس تھیں، جس پر نفیس کام ہوا تھا۔ تیاری بھرپور تھی اور سر پر ہیرے کا تاج سجا تھا۔ جس میں جڑے تین ہیرے اپنی مخصوص چمک سے اپنی قیمت بتا رہے تھے۔

"ہیلو، مسز کیتھرین؟ آپ بغیر اطلاع کے یوں اچانک آگئی ہیں؟ خیریت تو تھی؟"

شہزادی آکر اپنے تخت پر بیٹھ گئیں اور ایک جانچتی نگاہ سے نور بانو کو دیکھا۔ وہ دونوں کنیزیں جو ہمیشہ شہزادی کے ساتھ رہتی تھیں، آج موجود نہ تھیں۔ صرف دو دربان دیوار کے دونوں طرف کھڑے شہزادی کے کسی حکم کے منتظر تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جی، میں ایک خاص کام سے آئی ہوں" مسز کیتھرین نے کہا۔

"کہیے، ہم سن رہے ہیں۔ اور یہ کون ہے؟" شہزادی رُخسار نے نور بانو کی طرف اشارہ کیا۔

"میں نور بانو ہوں" نور بانو مسز کیتھرین کے بتانے سے پہلے ہی بول پڑی۔

"ہمیں کیا معلوم نور بانو کون ہے؟" شہزادی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ میری طالبہ ہے، بہت قابل بچی ہے۔ ہم آج اسی سلسلے میں آئے ہیں۔ آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔"

"کیسی مدد مسز کھیترین؟" نور بانو اس سارے میں خاموش بیٹھی تھی۔

"نور بانو لڑکیوں کی تعلیم کے لیے ایک کتب خانہ کھولنا چاہتی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کتابوں کی طباعت نہ ہونے کے برابر ہے اور پورے برصغیر میں صرف چند شہروں میں ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے عام لوگوں تک کتابیں بہت مشکل سے پہنچ پاتی ہیں۔ نور بانو چاہتی ہے کہ کتابوں کی فراہمی میں یہ مشکل نہ رہے اور وہ بچیاں جو پڑھنا چاہتی ہیں اور انھیں کتابیں دستیاب نہیں ہیں، وہ آسانی سے کتابیں حاصل کر سکیں"۔ مسز کیتھرین نے گویا نور بانو کا پورا خواب بیان کر دیا۔

شہزادی، جو مسز کیتھرین کی بات غور سے سن رہی تھیں، سنتے سنتے اشتیاق سے نور بانو کو دیکھنے لگیں۔

"بہت خوب! کتب خانہ کھولنے کے پیچھے سوچ اچھی ہے۔ تو ہماری کیا مدد چاہیے؟" شہزادی نے پہلے نور بانو کے مقصد کو سراہا، پھر مسز کیتھرین سے سوال کیا۔

"کتب خانہ کھولنے کے لیے کتابوں اور جگہ کی فراہمی میں آپ کی مدد چاہیے، شہزادی"۔

شہزادی نے تعجب سے نور بانو کو دیکھا۔

"میں کیسے ایک عام سی لڑکی کو اتنی بڑی ذمہ داری دے دوں؟اور کیا خبر کہ اس کا شوق پورا ہونے کے بعد وہ یہ کام بیچ میں چھوڑ دے؟"شہزادی نے کہااور ساتھ ہی نور بانو کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا۔

"میرا کتابوں سے عشق مجھے اس کام میں لاپروائی نہیں برتنے دے گا، آپ بے فکر رہیں"نور بانو نے تحمل سے انگریزی میں کہا، تو شہزادی اپنی حیرت چھپا نہ سکیں۔

"بہت خوب!لیکن میرے پاس تمہارے لیے ایک اور تجویز ہے۔تم دو سال محل میں رہو اور محل کے کتب خانے کی ذمہ داری سنبھالو۔ویسے اس وقت شاہی لکھاری اور دیکھ بھال کرنے والے بھی موجود ہیں۔کتابوں کی نگرانی کے لیے بھی میرے پاس عملے کی کمی نہیں ہے، لیکن تمہیں میں ایک خاص عہدہ دیتی ہوں۔تم کتب خانے کی سربراہ بن جاؤ۔تمہیں ماہانہ اچھا خاصا معاوضہ بھی دوں گی۔یہ دو سال کافی ہوں گے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ تم

اپنا ذاتی کتب خانہ سنبھال سکو گی یا نہیں۔ فیصلہ دو سال بعد ہو گا"۔ شہزادی نے ایسی پیشکش کی جو مسز کیتھرین اور نور بانو دونوں کو پسند آ گئی۔

شہزادی نے نور بانو کو اگلے ہی دن سے شاہی کتب خانہ جوائن کرنے کا کہا۔

"میرا محل میں رہنا تو تھوڑا مشکل ہے، میں اپنے گھر سے روز وقت پر آ جایا کروں گی" نور بانو کو اندازہ تھا کہ مہر النساء خاتون وہاں رہنے کی اجازت کبھی نہ دیں گی۔

"مجھے تمہارے یہاں رہنے یا نہ رہنے سے کوئی غرض نہیں، تمہاری ذمہ داری میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی" شہزادی نے اپنے مخصوص دو ٹوک انداز میں ہدایت دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

~~~~~~

شام کے گھرے سائے پورے آسمان پر پھیل رہے تھے۔ آسمان پر کہیں گھرے بادل تھے تو کہیں ستارے نظر آنا شروع ہوئے تھے۔ ایسے میں وہ لوگ گھر کے آنگن میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔ مسز کیتھرین پہلے اسے بازار لے گئیں اور اسے اس خوشی کے موقع پہ دو خوبصورت جوڑے بطورِ تحفہ دلائے اور پھر اسے اپنے گھر لے گئیں وہاں آرتھر بھی موجود
~~~~~~

تھا وہ بھی اس کے لئیے خوش ہوا۔اور ابھی اس کے ساتھ ہی گھر آ گئی تھیں۔ مہر النساء خاتون اور سمیرا چار پائی پر بیٹھی تھیں جبکہ مسز کیتھرین اور نور بانو ایک جیسے لکڑی کی بنی دو کرسیوں پر۔

مہر النساء خاتون اور سمیرا کو انگریزی نہیں آتی تھی، جبکہ مسز کیتھرین تھوڑی بہت اردو بول لیتی تھیں۔اس لیے بات چیت میں اتنی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”نور بانو! تم محل میں کام کرو گی؟ عمر کیا سوچے گا؟“ سمیرا نے نور بانو سے آہستہ آواز میں پوچھا۔

”عمر نے جو سوچنا ہے سوچے، مجھے کیا! میں جو مرضی کروں!“ نور بانو نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”آہستہ بولو ذرا، اور محل میں کیسے کام کرو گی؟“ سمیرا نے اسے دھیرے بولنے کی تنبیہ کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

"کیا مطلب ؟اتنا اچھا عہدہ دیا گیا ہے مجھے، شاہی کتب خانے کی سربراہ بنائی جارہی ہوں اور آپ کہہ رہی ہیں محل میں کیسے کام کروں گی ؟"

نور بانو الجھ گئی، خیر وہ خوش تھی بہت۔

مسز کیتھرین نے اسے واپسی پر سمجھایا تھا کہ تمہارا خواب ضرور پورا ہوگا۔دو سال شاہی کتب خانہ سنبھالنے سے اسے کتب خانے کی مینٹیننس سے لے کر صفائی ستھرائی تک کے معاملات سمجھ آجائیں گے اور وہ سب سیکھ لے گی۔

گھر آکر جب مسز کیتھرین نے خود مہر النساء خاتون کو مبارکباد دیتے ہوئے بتایا تو مہر النساء خاتون خوش بھی ہوئیں اور حیران بھی، ظاہر ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا۔

"نور بانو، تمہیں خوش ہونا چاہیے اور ساتھ ساتھ تم نے اب آگے کی زندگی میں محنت کرنی ہے۔"مسز کھیترین نے نور بانو کو کہا۔

"خواب صرف خاص لوگ دیکھتے ہیں۔ تم نے خواب دیکھا، میں نے تمہاری راہ ہموار کی، اب اس خواب کو تم اپنی محنت اور لگن سے پورا کرو گی۔ خواب پورے ہو جاتے ہیں، شرط بس یہ ہے کہ ہمت نہیں ہارنی۔ کوشش اور لگن سے سب حاصل ہو جاتا ہے۔" مسز کیتھرین نے اپنی میٹھی آواز میں نور بانو کو سمجھایا۔

"آپ ٹھیک کہتی ہیں مسز کیتھرین، کوشش اور لگن سے سب حاصل ہو جاتا ہے۔ میں ہمت نہیں ہاروں گی!"

اس نے مسکراتے ہوئے، ایک عزم سے، ایک جذبے سے کہا۔ وہ پُرجوش تھی، وہ خوش تھی اور ساتھ ہی ساتھ اس کی بہت ساری امیدیں تھیں! اس کی زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہونے والا تھا جو نور بانو کے لیے بہت عزیز تھا۔ یہ ٹوٹنے اور جُڑنے کا سفر تھا جو نور بانو کو بہت کچھ سمجھانے اور سکھانے والا تھا۔

~~~~~~~~

صبح کے سات بجے تھے جب وہ گھر سے نکلی اور محل پہنچ گئی۔ محل پہنچتے ہی اس نے دیکھا کہ ہر طرف افراتفری کا عالم ہے اور ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مشغول ہے۔
~~~~~~~~

وہ محل کی راہداری میں کھڑی تھی جب شہزادی کی آمد نے خاموشی کا حصار توڑ دیا اور سارے دربان ادب سے کھڑے ہو گئے۔

"شکر ہے شہزادی آ گئیں، اب تو مجھے سمجھا دیں گی کہ مجھے کیا کرنا ہے،" اس نے خوش ہو کر دل میں سوچا۔

شہزادی عالی شان جوڑے میں ملبوس، سر پر ہیروں کا تاج سجائے دربارِ خاص کی طرف جا رہی تھیں۔ ان کے پیچھے دو کنیزیں تھیں جو قدم بہ قدم ان کے ساتھ چل رہی تھیں۔ شہزادی جب اس کے قریب آئیں تو اس نے ادب سے سلام کیا، "السلام علیکم شہزادی۔" نور بانو نے محل والوں کی طرح سر تو نہیں جھکایا لیکن احترام سے سلام ضرور کیا۔

"وعلیکم السلام،"

شہزادی نے جواب اسی تیزی سے دیا جس تیزی سے وہ چل رہی تھیں اور بغیر رکے دربارِ خاص کی طرف جاتی راہداری میں مڑ گئیں۔

نور بانو بائیں دیوار کے ساتھ لگ گئی اور شہزادی کے رویے پر حیران ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی یا کہیں جاتی، دو کنیزیں اس کے پاس آ گئیں۔

Clubb of Quality Content

"السلام علیکم، آپ محترمہ نور بانو ہیں؟"

ان دونوں میں سے ایک نے پوچھا۔ دونوں نے ایک جیسے ریشمی لمبے لباس پہن رکھے تھے۔

"وعلیکم السلام، جی،" نور بانو نے دیوار سے الگ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمارے ساتھ آئیں،" وہ کچھ جھجکتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگی۔

"ہم آپ کو حمام میں لے جا رہے ہیں۔ آپ کا لباس اور حلیہ محل کے مطابق کرنا ہوگا، شہزادی کا حکم ہے،" ان میں سے ایک نے بتایا۔

وہ پہلے کہنا چاہتی تھی کہ میرا یہی لباس اور حلیہ ٹھیک ہے، لیکن پھر چپ رہی۔ یہ اس کے خواب کا معاملہ تھا! شہزادی کا حکم نہ چاہتے ہوئے بھی ماننا ضروری تھا۔

کچھ دیر راہداریوں اور ہالوں سے گزرنے کے بعد وہ دونوں نور بانو کو ایک کشادہ کمرے میں لے آئیں۔ یہ کمرہ نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

کمرے کے دو حصے کیے گئے تھے، بیچ میں ایک جالی دار لکڑی تھی۔ وہ اسے اس جالی کے دوسری طرف لے گئیں جہاں دائیں دیوار میں ایک بڑا آئینہ لگا تھا۔ آئینے کے ساتھ ایک میز رکھی تھی جس پر پھول، دو شیشے کی بوتلیں اور کچھ اور سامان رکھا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دیوار میں بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں جن کے پردے ہٹے ہوئے تھے، اس لیے کمرے میں بے حد روشنی تھی۔

"آؤ، یہاں بیٹھو۔"

وہ جو حیرت سے اس عالی شان کمرے کو دیکھ رہی تھی، کنیز کی آواز سن کر چونک گئی۔ اس نے میز کے ساتھ رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی۔

ان کنیزوں میں سے ایک نے نور بانو کے چہرے پر اُبٹن لگایا اور دوسری نے اس کے ہاتھوں اور انگلیوں پر اُبٹن سے مالش کی۔ پھر اسے حمام میں نہانے کو کہا اور ایک خوبصورت آسمانی رنگ کی لمبی فراک نما قمیص دی، جس کا کپڑا ریشمی تھا، اور اسے وہی پہننے کو کہا۔

جب وہ نہا کر باہر نکلی تو دونوں کنیزیں اس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔

"اب یہاں بیٹھو۔"

کنیز نے دوبارہ کہا اور وہ بغیر کچھ کہے بیٹھ گئی۔

اُبٹن لگانے کی وجہ سے اس کا رنگ اور بھی نکھر گیا تھا۔

"تم دونوں کے نام کیا ہیں؟"

دونوں کنیزوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"میرا نام فاطمہ ہے اور اس کا نام سلطانہ،" فاطمہ نے بتایا جو اس کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔

"یہاں سب کو ایسے ہی سجایا جاتا ہے کیا؟"

اس نے وہ سوال کر ہی لیا جو اسے مسلسل کھٹک رہا تھا۔اس نے کچھ سنا ضرور تھا کہ محل میں کام کرنے والوں کی بہت عزت ہوتی ہے اور بہت کچھ ملتا ہے، لیکن یہ سب دیکھ کر وہ پھر بھی حیران تھی کیونکہ اُبٹن تو اس نے زندگی بھر نہیں لگایا تھا، نہ ہی کبھی اتنا خوبصورت لباس پہنا تھا۔

"ہر عہدے کے اپنے فائدے ہیں، نور بانو صاحبہ۔ جو عہدہ جتنا اونچا ہوتا ہے، اس حساب سے معاوضہ اور دوسرے فائدے دیے جاتے ہیں۔ آپ ابھی نئی ہیں، آہستہ آہستہ سب سمجھ جائیں گی،" اس بار سلطانہ نے کہا جو اس وقت شیشے کی ایک بوتل سے چقندر کے رس کے چند قطرے روئی میں ڈال رہی تھی۔

"اچھا،" نور بانو نے مختصر جواب دے کر یہ سب خاموشی سے محسوس کرنا چاہا۔ اسے ایسے تیار کیا جا رہا تھا جیسے کسی اور کی یا اس کی اپنی شادی کی تقریب ہو۔

سلطانہ نے اسی روئی کی مدد سے وہی چقندر کا رس اس کے دونوں گالوں پر ہلکے ہلکے لگایا تا کہ اس کے گال سرخی مائل ہو جائیں۔ پھر ایک پتلی لکڑی کی ڈنڈی لی جسے خوبصورتی سے تراشا گیا تھا اور جس کے آخر میں روئی کو اس طرح لپیٹا گیا تھا کہ وہ آج کے دور کی کان صاف کرنے والی ڈنڈی(Ear buds) جیسی لگ رہی تھی۔ اس کی مدد سے اسی چقندر کے رس کو صفائی سے اس کے ہونٹوں پر بھی لگایا، اور وہ بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے آج کے زمانے کا لپ ٹِنٹ لگا ہو۔

فاطمہ نے پہلے اس کے بالوں میں کنگھی کی، پھر ناریل کا تیل اپنے ہاتھوں پر ہلکا ہلکا لگا کر اس کے بال پیچھے کی طرف باندھ دیے۔ آگے کی دو لٹیں الگ کر کے ان پر بھی ہلکا سا تیل لگایا، پھر چراغ جلایا اور ایک پتلا سا اسٹیل کا راڈ لیا، جسے چراغ کی آگ سے گرم کیا۔ پھر آگے کی وہی دونوں لٹیں جو اس نے الگ کی تھیں، انہیں اس راڈ پر لپیٹ کر چند لمحے انتظار کرنے کے بعد کھولا تو وہ کرل بن چکی تھیں۔ اب ان کرلز کو بھی اس طرح پیچھے باندھ دیا گیا کہ وہ نور بانو کے دونوں کانوں کو چھوتی ہوئی پیچھے کی طرف بندھ گئیں۔

Clubb of Quality Content

اب سلطانہ نے ایک دراز کھولی اور وہاں سے ایک سلائی نکالی، پھر ایک ڈبیا جس میں کاجل تھا۔ وہ اسے کاجل میں ڈبونے ہی لگی تھی کہ نور بانو نے ٹوک دیا۔

"میں کاجل نہیں لگاتی،" نور بانو نے کہا تو اس خاموشی سے وہ سلائی واپس دراز میں رکھ دی۔

اب نور بانو پوری طرح تیار تھی۔ اس نے ایک نظر خود کو دیکھا تو حیران رہ گئی——وہ انتہا درجے کی پُرکشش لگ رہی تھی!

~~~~~~~~~~

وہ دونوں کنیزیں اُسے محل کی پچھلی راہداریوں میں گھماتی پھراتی ایک وسیع لکڑی کے دروازے کے سامنے لے آئیں۔

یہ بھاری بھرکم لکڑی کا دروازہ، جس پر نہایت خوبصورت نقش و نگار کندہ تھے، اپنی شان و شوکت خود ہی بیان کر رہا تھا۔ دروازے کے عین اوپر "بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم" نہایت نفیس خطاطی میں لکھا ہوا تھا۔ دروازے کے دونوں طرف دربان کھڑے تھے، جن کے ہاتھوں میں بڑی تلواریں جھلک رہی تھیں۔
~~~~~~~~~~

"نور بانو صاحبہ!" فاطمہ کنیز نے نور بانو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک دربان سے کہا، تو فوراً دروازہ کھول دیا گیا، جیسے اس کے آنے کی پیشگی اطلاع دی جا چکی ہو۔

"چلیے، نور بانو صاحبہ!" فاطمہ نے ادب سے کہا۔

وہ اندر داخل ہوئی اور سامنے کا منظر دیکھتے ہی حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ یہ شاہی کُتب خانہ تھا، جہاں کی ہر چیز اپنی عظمت اور شاندار تاریخ کا اعلان کر رہی تھی۔ عطرِ گلاب اور پرانی کتابوں کی ملی جلی مہک نے اس کے دل و دماغ کو ایک عجیب سا سکون بخشا۔ اس کا دل چاہا کہ دوڑ کر ہر کتاب کو چھو لے، مگر اُس نے خود کو روکا——"ابھی نہیں"——اور اپنی خوشی کو قابو میں رکھتے ہوئے دور تک پھیلی الماریوں پر ایک طویل نگاہ ڈالی۔

جہاں وہ کھڑی تھی، وہ کُتب خانے کا ابتدائی حصہ تھا۔ بائیں طرف ایک بڑا سا لکڑی کا میز رکھا تھا، جس کے پیچھے دیوار کے ساتھ ایک بڑی کرسی رکھی گئی تھی۔ میز کے سامنے بھی دو کرسیاں رکھی تھیں۔ اس بڑی کرسی پر ایک شخص بیٹھا تھا، جو دیکھنے میں انتہائی گریس فل لگتا تھا۔

"یہ نور بانو صاحبہ ہیں، جنابِ اکبر!" فاطمہ نے تعارف کرایا۔

میز کے دائیں طرف، کونے میں ایک کھڑکی تھی، جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے اور اس سے اندر آتی سورج کی روشنی کتب خانے میں جان بخش رہی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ کُتب خانے کی واحد کھڑکی ہے۔

"السلام علیکم محترمہ، آپ کو دیر ہو گئی، میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا۔" اکبر نے خوش اخلاقی مگر ہلکی سی سرزنش کے انداز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کوئی بات نہیں، پہلا دن ہے آپ کا۔" اس نے پھر کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آپ کا تعارف؟"

نور بانو نے دائیں آبرو کو اوپر کرتے پوچھا۔

"میں اس شاہی کُتب خانے کی سربراہ ہوں —— آج سے اور ابھی سے۔"

نور بانو کو فوراً احساس ہوا کہ وہ اس جگہ کی سربراہ ہے، اس لیے اُس نے جتانے والے انداز میں کہا کہ دیر سے آنے پر سوال کرنے والا وہ کون ہوتا ہے۔

"محترمہ، آپ بے شک اس شاہی کُتب خانے کی سربراہ ہیں، لیکن محل کے کچھ اصول ہیں جن کی پاسداری یہاں سب پر فرض ہے۔ خیر، آیئے، میں آپ کو آپ کا کمرہ اور کام کی فہرست دکھا دیتا ہوں۔ آپ دونوں اب جا سکتی ہیں۔"

اکبر نے فاطمہ اور سلطانہ کو جانے کا اشارہ کیا اور نور بانو کو ساتھ لے کر چل پڑا۔ وہ دونوں کتابوں کی لمبی قطاروں کے بیچ سے گزرتے ہوئے کُتب خانے کے دوسرے سرے تک پہنچے۔ نور بانو کتابوں کو نظر انداز کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی، یہاں تک کہ وہ اس کمرے میں پہنچی جو بقول اکبر کے اُس کا تھا۔

"آپ کے میز پر رکھے کاغذات میں آپ کے کام اور باقی ضروری معلومات درج ہیں۔ کچھ اور پوچھنا ہو تو آپ نے میرا بیٹھنے کا مقام دیکھ ہی لیا ہے۔" یہ کہہ کر وہ پلٹا۔

"بدتمیز کہیں کا۔" نور بانو بڑبڑائی۔

"جی، آپ نے کچھ کہا؟" اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"نہیں، آپ جا سکتے ہیں!" اُس نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

Clubb of Quality Content

اکبر چلا گیا اور نور بانو نے اپنے کمرے میں قدم رکھا، تو ایک لمحے کو اُس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

یہ کمرہ بھی گویا ایک اور کُتب خانہ تھا۔ تینوں طرف دیواروں میں بنے لکڑی کے شیلف کتابوں سے بھرے تھے۔ درمیان میں ایک آرام دہ کرسی اور درمیانے سائز کا لکڑی کا میز رکھا تھا۔

اُس نے اپنے کاموں کی فہرست دیکھی — پورے کتب خانے کی نگرانی، کتابوں کی حفاظت اور اُنہیں ترتیب سے رکھوانا، کتابوں کی فہرست بنوانا، نئے مسودات اور نایاب کتابیں منگوانے کا انتظام کرنا۔

"یہ تو کوئی اتنے مشکل کام نہیں ہیں۔"

اپنے کاموں کی فہرست دیکھ کر اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

پھر ایک اور صفحہ اُس کے سامنے تھا، جس پر کتب خانے میں کام کرنے والے دیگر افراد کے نام اور اُن کے ذمے کام درج تھے۔ اُس نے پوری فہرست پر نظر دوڑائی — مترجم، مفسر، خادم، صفائی ستھرائی والے، دربانِ کتب خانہ — لیکن کہیں بھی اُسے اکبر کا نام نظر نہ آیا۔

Clubb of Quality Content

پھر آخر میں اُس کی نظر رکی۔

مطالعہ دار کے سامنے "اکبر" کا نام درج تھا۔

"اوہ! تو محترم صاحب مطالعہ دار ہیں!" اُس نے زیرِ لب کہا۔

"اچھا، خیر..." وہ صفحہ رکھنے ہی والی تھی کہ نیچے اُس کے نام کے ساتھ درج مزید تعارف پر نظر جم گئی۔

"اکبر بن سلیمان"

سلیمان؟ جو شہزادی کے چچا یعنی بادشاہ کے بھائی تھے؟ اور اُن کا بیٹا...اکبر؟

"ہائے اللہ!" اُس نے سوچا اور اپنے رویّے کو کوسا۔

~~~~~~~~

اُسے شاہی کتب خانے میں جاتے اور معاملات سنبھالتے ہوئے دو ہفتے گزر چکے تھے۔ اب وہ محل اور محل کے لوگوں کو تھوڑا تھوڑا پہچاننے لگی تھی، خاص طور پر کتب خانے میں کام کرنے والے افراد اور وہ لوگ جو روزانہ مطالعے کے لیے وہاں آتے، اُن سے وہ مانوس ہو گئی تھی۔
~~~~~~~~

وہ روز محل آکر ہی تیار ہوتی، کبھی کبھار گھر سے تیار ہو کر جاتی۔ محل سے اُس کے لیے پالکی آتی اور وہی پالکی اُسے واپس گھر چھوڑ آتی۔

محلے کے لوگ مہرالنساء خاتون کو مبارکباد دینے آئے تھے۔ سمیرا، جو اس بات سے پریشان تھی کہ لوگ کیا کہیں گے، اب قدرے پُرسکون تھی کیونکہ سب خوش تھے۔ محل کی نوکری اُس وقت کے لوگوں کے لیے کسی اعزاز سے کم نہ تھی، بالکل اُسی طرح جیسے آج کے دور میں پارلیمنٹ کی نوکری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

البتہ اسد اور عمر کو یہ بات اب تک معلوم نہ تھی کہ نور بانو محل جاتی ہے۔

~~~~~~~~~

رات گہری ہو چکی تھی، سب سو رہے تھے، مگر ایک وہ تھی جسے نیند نہیں آرہی تھی۔ محل جانا اسے اچھا بھی لگتا تھا لیکن کچھ باتیں مشکل بھی تھیں، جیسے روز اتنی دور جانا اور پھر محل کے شایانِ شان تیار ہونا۔
~~~~~~~~~

لیکن کتب خانے کے روز کے ضروری کام نمٹانے کے بعد جب وہ اپنے فارغ وقت میں کتاب پڑھتی، تو یوں اسے سکون ملتا اور اس کا پڑھنے کا نشہ پورا ہو جاتا۔

ابھی اچانک اسے جِبران یاد آیا——وہ ادھوری سی ملاقات، وہ کیسا شخص تھا؟ اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا۔ اگر وہ ایک لفظ میں بیان کرتی تو کہتی: "مہربان"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا، تو کیا وہ پھر بھی یوں خیال رکھتا؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

"ظاہر ہے، مجھے وہ پہلے سے جانتا تو تھا نہیں۔" سوچوں میں اس نے اپنے سوال کا جواب خود ہی دے دیا۔

"میں اس کے بارے میں کیوں سوچتی ہوں؟" اس بار اس نے دل ہی دل میں ایک اور سوال کیا۔

"مجھے یوں کمزور نہیں ہونا چاہیے۔" آخر کار ایک نتیجے پر پہنچتے ہوئے اس نے خود سے کہا۔

~~~~~~

ایک مہینہ پہلے !

مسجد میں عصر کی اذان ہو رہی تھی، لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں سے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔

ایسے میں بازارِ لاہور میں معمول کا رش تھا!

شہرِ لاہور میں اِن لوگوں کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم کدھر چلے؟" یوسف نے جبران کو باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔

"سنا ہے کُتب میلہ لگا ہے، وہی دیکھنے جا رہا ہوں" جبران نے چمڑے کے چپل پہنتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا رُکو میں بھی آتا ہوں، میں یہاں رُک کے کیا کروں گا۔"
~~~~~~

اِن لوگوں نے ایک چھوٹا سا مکان کرائے پر لے لیا تھا، جس میں چار درمیانے سائز کے کمرے تھے۔ایک میں ہاشم تھا، ایک میں یوسف، ایک میں جبران اور ایک میں اِن لوگوں کا تجارتی سامان رکھا تھا۔

یہ گھر پکا بنا ہوا تھا اور ایسا تھا کہ چکور سا صحن تھا جس کے اطراف میں برآمدے تھے اور ہر کمرے کا دروازہ وہیں کھلتا تھا۔ صحن میں دو کرسیاں رکھی تھیں اور ہر ستون کے ساتھ چھوٹی مگر خوبصورت کیاریاں بنی ہوئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں گھر ہاشم کے حوالے کر کے خود کُتب میلے میں چلے گئے۔

"کتنا شاندار کُتب میلہ ہے!"

کچھ دیر یوں ہی سرسری سا سٹالز کو دیکھنے کے بعد یوسف نے جبران سے کہا۔

"ہاں اچھا ہے۔ چلو ذرا آگے چلیں۔" جبران بولا۔

اسٹالز پر رش تھا، کافی لوگ تھے جو دُور دُور سے خاص طور پہ اس کُتب میلے میں آئے تھے۔

وہ دونوں آگے آ گئے۔ کافی سارے اسٹالز تھے۔

"آؤ یہاں شربت پیتے ہیں" یوسف ایک شربت کے اسٹال کے ساتھ رُکتے ہوئے بولا۔

"کیا کیا مل رہا ہے یہاں؟" جبران نے اسٹال پہ پہنچ کے پوچھا۔

"گنے کا شربت، فالسے کا شربت" اسٹال کے دُوسری طرف کھڑے نے جلدی جلدی بتایا۔

"دو گلاس فالسے کا شربت بنا دو۔"

جبران نے اُسے کہا۔ یوسف کُرسی پہ بیٹھ گیا اور وہ وہیں کھڑے ساتھ والے اسٹال کو دیکھنے لگ گیا۔

اور اُسے اسٹال پہ موجود لوگوں میں سے وہ چہرہ دِکھا جو اُس کی دل کی دُنیا کو ایک دم سے بدل گیا تھا۔ وہ کالی رنگ کی چادر میں خود کو اچھی طرح ڈھانپے ہوئی تھی۔ چادر کو ایک طرف سے آگے سر کایا ہوا تھا۔ ان آنکھوں کا اوپر اٹھنا اور پھر کتاب پہ جھکنا، نازک انگلیوں سے ہاتھ میں مظبوطی سے تھامے کتاب کے صفحے پلٹنا۔۔ جبران اُس کی ایک ایک جنبش کو محسوس کر رہا تھا۔ اُس کے لیے اُس سے نظریں ہٹانا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

کچھ ہی پل میں منظر بدلا۔

ساتھ بُرقعے میں کھڑی لڑکی اُس سے اُس کا بیگ چھینتی ہے اور وہاں سے بھاگتی ہے۔

جبران کو سمجھ نہ آئی کہ اُس لڑکی سے بیگ واپس چھینے یا اُس کے پاس جائے، اتنے میں وہ گر گئی۔تب تک اُسے معلوم نہ تھا کہ نور بانو زخمی ہوئی ہے۔

"یوسف اُس لڑکی سے بیگ لے کے آؤ، بھاگو!" جبران نے تقریباً چیختے ہوئے یوسف سے کہا اور خود بھاگ کے نور بانو کے پاس آیا جس کے ساتھ پہلے ہی کوئی خاتون اور ایک بچی کھڑی تھیں۔

"بیٹا اِس کا ہاتھ زخمی ہوا ہے"

جبران کے وہاں پہنچنے پر اُس خاتون نے بتایا۔

"چوٹ کہاں لگی ہے؟"

"بازو پر، جلدی سے کچھ کرو اِس کا بہت خون بہہ رہا ہے، چوٹ گہری ہے" وہ خاتون نیچے نور بانو کے ساتھ بیٹھ کر جبران کو بتا رہی تھیں۔

اور جبران کو لگا نور بانو کے بجائے اُس کا خون بہہ رہا ہے۔اُسے اپنے دل میں درد ہوتا محسوس ہوا۔

~~~~~

شام ہونے میں ابھی کچھ دیر تھی، پرندے دور دور سے آسمان میں اُڑتے اپنے اپنے گھونسلوں میں واپس آرہے تھے،

وہ نور بانو کو حکیمہ کے پاس لے آیا تھا۔اِن حکیمہ کا بھی اُس خاتون نے بتایا تھا جو کتب میلے میں نور بانو کو زخمی ہوتا دیکھ کے اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔نور بانو بے ہوش تھی۔

"السلام علیکم، آپ اِس کو دیکھ لیں اِس کا کافی خون بہا ہے" جبران تانگے میں اُسے لے کر آیا تھا،اِن حکیمہ کا گھر قریب ہی تھا لیکن نور بانو بے ہوش تھی اِس لیے اُس کو پیدل لانا ممکن نہ تھا۔

نور بانو کو حکیمہ کے حوالے کر کے خود وہاں سے چلا گیا تھا۔حکیمہ نے نور بانو کو عارضی طور پہ ایک دوا پلائی تھی، شاید درد کی تھی اور پٹّی کر دی تھی۔اور اُسے ایسے ہی لٹائے رہنے دیا، خود وہاں سے نکل گئیں۔

Clubb of Quality Content
~~~~~

جبران وہاں سے سیدھا کتب میلے میں گیا،اب رَش پہلے سے تھوڑا کم تھا،وہ اُسی شربت اسٹال تک آیا تو دیکھا یوسف مزے سے کرسی پہ بیٹھا فالسے کا جوس پی رہا تھا۔اُسے بلاوجہ یوسف پہ غصہ آیا۔

"واہ یوسف، کیا کہنے تمہارے "اُس نے قریب جا کے بولا۔

"اوہ تم آگئے،او چھوٹو وہ دوسرا گلاس بھی لے آؤ اور ایک کام کرو ایک اور گلاس بنا دو بڑا مزہ آیا پاجی کے "یوسف نے جبران کو دیکھ کے جیسے خوشی سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رُکو ذرا تم،بیگ لانے کو کہا تھا تمہیں؟"

"یہ لو، صبر تو کر لیا کرو تھوڑا، تمہارا بھائی سب کر لیتا ہے"اُس نے اپنی کرسی کے ساتھ نیچے زمین پہ رکھا بیگ ہوا میں لہرایا۔

"اوہ شُکر، کیسے لائے اور اُس لڑکی کا کیا؟"

"بیٹھو تو سہی یار"

وہ یوسف کے کہنے پہ بیٹھ تو گیا مگر دل اُس کا اب بھی بے چین تھا۔

"یہ دو مجھے اِدھر "اُس نے زمین سے بیگ اُٹھایا جو یوسف نے اُسے دکھا کے واپس زمین پہ رکھ دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے ارے کیا ہو گیا ہے، اتنا جذباتی کیوں ہو رہے ہو؟" اب کے یوسف نے اُسے غور سے دیکھا۔

"اتنا قیمتی بیگ کون یوں زمین پہ رکھتا ہے؟" جبران نے اُس سے ایسے کہا جیسے سونے کا بنا بیگ ہو۔

"قیمتی ؟"اُس نے بیگ واپس جبران سے لیا اور آگے پیچھے دیکھنے کے بعد بولا:

"مجھے تو کہیں سے بھی یہ بیگ قیمتی نہیں لگ رہا۔"

"یہ تم مجھے واپس دو"

اِتنے میں وہ لڑکا شربت کے دو گلاس میز پہ رکھ کے چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چلو چھوڑو تم یہ سب، شربت پیو، مجھے تو مزہ آگیا پی کے"یوسف نے ایک گلاس اُٹھاتے ہوئے اُس سے کہا۔

"تم پیو میں نہیں پی رہا"

"ارے پی لو، بچتاؤ گے"

"مجھے اِس وقت پیاس نہیں ہے یوسف"

"ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری ورنہ بہت..." وہ پھر سے کہنے لگا تھا کہ بہت مزے کا ہے لیکن جبران کے غصے والے تیور دیکھ کے واپس چُپ ہو گیا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے"

~~~~~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یوسف کو گھر بھیج کے وہ کچھ دیر وہیں کرسی پہ بیٹھا رہا،اور کچھ سوچتے ہوئے اُس کا بیگ کھولا۔ بیگ میں ایک ڈائری نُما کاپی تھی،ایک وہی کتاب جو اُس نے ابھی خریدی تھی اور ایک چھوٹا سا تھیلا تھا جو اُس نے نہیں کھولا کیونکہ اُسے لگا اُس میں سونے یا چاندی کے سکے تھے۔

اُس نے وہ ڈائری نُما کاپی کھولی جس کی جلد انتہائی خوبصورت تھی۔پہلے ہی صفحے پہ اُس کا نام لکھا تھا "نور بانو"۔اگلے صفحے پہ اُس نے کچھ مشہور کتابوں کے نام لکھے تھے۔اتنا اندازہ تو اب
~~~~~

تک جبران کو ہو چکا تھا کہ نور بانو کو کتابوں کا بے حد شوق ہے۔چند صفحے آگے اُس نے اپنے کتب خانہ کھولنے کے خواب کے بارے میں لکھا تھا۔

پھر اُس نے ڈائری بند کر کے بیگ میں رکھی اور حکیمہ کے گھر کا رُخ کیا۔راستے میں اُس نے حکیمہ کے لیے کچھ پھل خریدے۔

وہ دروازے پہ پہنچا تو پہلے ایک لڑکے نے دروازہ کھولا اور پھر کچھ دیر کے بعد چھوٹی بچی آئی، اور اُسے اندر آنے کو کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس نے سر تھوڑا نیچے کرتے ہوئے اندر قدم رکھا اور وہ میوے والا تھیلا دروازے کے ساتھ ہی تھوڑی اوپر کر کے بنی جگہ پہ رکھ دیا اور پہلی ہی نظر اُس پہ پڑی۔اُسے ہوش میں دیکھ کر دل کو ذرا اطمینان ہوا تھا۔وہ بچی بھاگ کے اِس کے لیے کرسی لے آئی۔

"آؤ بیٹا" حکیمہ نے بغیر جبران کی طرف دیکھے نور بانو کی پٹّی کھولتے ہوئے اپنی بُوڑھی آواز میں اُسے بیٹھنے کو کہا۔ حکیمہ کے کہنے پہ نور بانو نے سر تھوڑا اوپر کر کے جبران کو دیکھا، دونوں کی نظریں کچھ دیر کو ملیں اور نہ جانے کیا ہوا کہ نور بانو نے واپس اپنے بازو کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ وہ آکر کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"جا شبنم اِس کے لیے ہلدی والا دودھ لا"۔ وہ چھوٹی بچی جس کا نام شبنم تھا وہاں سے چلی گئی۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" اُن خاتون نے نور بانو سے پوچھا تھا۔

"نور نام ہے اِن کا"۔ نور بانو کو نڈھال نڈھال سا دیکھ کے جبران نے جواب دیا، اور ساتھ ہی اُس نے نور بانو کی حیرت محسوس کی۔

جبران اب دل ہی دل میں اطمینان سے تھا، نور بانو البتہ اب بھی نڈھال سی تھی لیکن ہوش میں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس کا بیگ اُس نے اپنے پاس ہی رکھا اور بار بار اُن حکیمہ کے نور بانو سے پوچھے گئے سوالوں کا جواب وہ دے دیتا، اور پھر نور بانو کی طرف دیکھتا تو وہ کہیں اور دیکھتی۔ وہ خوش تھا! جیسے کچھ بنا مانگے مل گیا ہو، اِس بات سے بے خبر کہ کسی کا ملنا اتنا آسان نہیں ہوتا!!

~~~~~

نور بانو کو اس کے گھر تک چھوڑنے کا مختصر سا سفر جبران کے لیے ایسا سفر بن گیا جو ہمیشہ کے لیے اس کے لیے خاص بن گیا!

وہ گھر پہنچا تو ہاشم اور یوسف دستر خوان پہ اس کا کھانے پر انتظار کر رہے تھے۔

"کہاں رہ گئے تھے تم جبران؟"

یوسف نے تشویش سے پوچھا۔

"امانت پہنچانے گیا تھا!"——امانت سے مراد نور بانو کا بیگ تھا۔ جبران کہتے ہوئے ان دونوں کے ساتھ ہی کھانے کے دستر خوان پر بیٹھ گیا۔
~~~~~

ان لوگوں نے کھانا کھایا، پھر یوسف اور اس نے کچھ ضروری کاروباری باتیں کیں اور وہ سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹ گیا۔

لیکن بجائے سونے کے وہ نور بانو کے متعلق سوچتا رہا۔
اس کا تعلق بغداد سے تھا، وہاں حسین لڑکیوں کی کوئی کمی نہ تھی اور اس سے پہلے وہ کاروبار کے سلسلے میں استنبول جاتا رہا تھا، وہاں کی شہزادی سے اس کی اچھی دوستی ہو گئی تھی، وہ بھی نہایت خوبصورت تھی۔ ان سب کے علاوہ خود جبران بھی خوش شکل تھا اور کئی لڑکیاں اس سے شادی کی خواہشمند تھیں، لیکن اس نے کبھی اس حوالے سے سوچا ہی نہ تھا۔ وہ تجارتی سرگرمیوں میں اتنا مصروف رہتا کہ اسے اس پہلو پر سوچنے کا وقت ہی کہاں ملتا۔
مگر آج ــــ آج وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا اور نہ ہی وہ خود کو نور بانو کے متعلق سوچنے سے روکنا چاہتا تھا۔
اسے وہ اچھی لگ گئی تھی۔

~~~~~
~~~~~

کچھ دن یوں ہی گزرے تھے۔اسے سمجھ نہ آئی کہ نور بانو سے دوبارہ ملاقات کیسے ممکن ہو گی۔اس کے گھر کا اسے پتا چل گیا تھا مگر گھر جانا ہر لحاظ سے مناسب نہیں تھا!

"تم نے عود بیچنا بھی ہے یا نہیں؟" وہ انہی سوچوں میں گھرا تھا کہ یوسف کی آواز پر چونک گیا۔

وہ اس وقت چکور سے صحن کے بیچ میں رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا تھا جب یوسف اپنے کمرے سے نکل کر برآمدے میں کھڑا ہو کر پوچھ رہا تھا۔

"بیچنا ہے" اس نے سادگی سے جواب دیا۔

اس دن کے بعد سے اس نے تجارت سے متعلق کچھ نہیں کیا تھا، جو کر رہا تھا یوسف کر رہا تھا۔

"ہم کل محل جا رہے ہیں، میں نے معلومات حاصل کی تو پتا چلا کہ منگل کے دن شہزادی عام و خاص ملاقاتیں کرتی ہیں۔"

یوسف نے اپنی معلومات جبران کو بتائیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شہزادی کیوں؟ بادشاہ کہاں ہیں؟" جبران نے اب یوسف کی باتوں میں توجہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"سنا ہے بادشاہ پچھلے کچھ سالوں سے بیمار ہیں، اب سارے معاملات شہزادی سنبھالتی ہیں" یوسف نے بتایا تو وہ اب کل کے حوالے سے سوچنے لگا۔۔۔

~~~~~~~~

جبران، یوسف کے ساتھ گھر سے نکلا اور محل کی جانب روانہ ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لڑکی اُس کے ذہن سے نکلی ہی نہیں تھی۔۔

وہ حیران تھا کہ کیسے ایک ایسی ملاقات اُس کے ذہن پر نقش کر جائے گی۔۔

وہ ادھوری ملاقات جبران کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ گئی تھی۔۔

محل پہنچ کر اُسے ماضی کی ایک خوفناک یاد سمیت وہاں گزرا ہوا کچھ عرصہ یاد آ گیا۔ محل کی سفید سنگِ مرمر سے بنی رہداریاں اب بھی ویسی ہی تھیں۔ وہ دونوں ایک دربان کے پیچھے چلتے ہوئے رہداریوں سے گزرتے ہوئے دربارِ خاص تک پہنچے۔
~~~~~~~~

شہزادی رُخسار حمام سے نکلیں تو حسبِ معمول کنیزوں نے اُنہیں نہایت اہتمام سے تیار کیا۔ اس کے بعد وہ دربارِ خاص میں تشریف لائیں جہاں اُنہیں بتایا گیا کہ کچھ تاجر اور دیگر اہم لوگ دربارِ خاص میں اُن کے منتظر ہیں۔

اعلان گونجا:

"شہزادی رُخسار اپنی دونوں کنیزوں چمپا اور آمنہ کے ساتھ دربارِ خاص میں تشریف لا رہی ہیں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج رخسار نے ریشم کے کپڑے کا پائنتی تک آتا ہوا فراک زیب تن کیا تھا، جس کا رنگ تیز زردی مائل تھا۔ دربارِ خاص میں سجے تخت کے سامنے قطار میں جمی کرسیوں میں سے ایک پر جبران بن خلیل بیٹھا تھا، شہزادی کی آمد کا منتظر۔ مگر اعلان سن کر بھی اُس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا!

آج وہ اپنے مخصوص بغدادی حُلیے میں تھا، سر پر خاکی رنگ کا عمامہ، کمر پر بیلٹ سے بندھا عبایا، اور ذاتی خنجر جو دروازے پر موجود پہریدار نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

دربارِ خاص میں اور بھی تاجر موجود تھے، کچھ دوسرے ممالک کے سفیر اور مختلف ریاستوں کے عہدیدار جو شہزادی سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ شہزادی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اپنی لکڑی کی بنی، عالی شان کرسی پر جلوہ افروز ہوئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک نظر تو دیکھ لو شہزادی کو!"

یوسف کی آواز پر جبران نے دو سیڑھیوں کے اوپر بنے اسٹیج پر بیٹھی شہزادی کی طرف دیکھا۔

"دیکھ لیا۔"

وہ مختصر سا بولا۔

"بس اتنا ہی؟ ارے کتنا حُسن ہے اُن میں، غور سے دیکھو!"

یوسف شہزادی سے متاثر ہو چکا تھا۔

"خوبصورت تو ہیں۔" جبران نے آہستہ سے کہا۔

"ویسے ایک بات بتاؤ جبران، تمہیں کسی کی تعریف کرنا کیوں نہیں آتی؟" یوسف نے چِڑ کر کہا۔

"آتی تو ہے، ابھی کی ہے۔" جبران نے اسی بے رخی سے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جبران کے بائیں جانب ایک مخملی صندوق رکھا تھا جس میں عود کے نمونے موجود تھے۔

اسی دوران شہزادی کی جلالی آواز گونجی، جو ایک کوتاہی پر کسی عہدیدار کو اُس کے عہدے سے برطرف کرنے کا اعلان کر رہی تھیں۔ اُن کے لہجے کا رُعب کمرے میں موجود ہر شخص کو خاموش کر دینے کے لیے کافی تھا۔

"تمہیں ابھی اور اسی وقت اس عہدے سے ہٹایا جاتا ہے! اپنا سامان سمیٹو اور یہاں سے چلے جاؤ!"

~~~~~

آج کتب خانے میں کوئی اور کام نہ تھا، تو وہ دو خادموں کے ساتھ آ کر کتب خانے کے اُس کونے میں پہنچی جہاں ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا تھا۔

وہ اس کمرے کا حال پہلے ہی دیکھ چکی تھی۔

نہ وہاں کتابوں کی ترتیب درست تھی اور نہ ہی صفائی ہوئی تھی!

جہاں کتابیں اِدھر اُدھر بکھری پڑی تھیں، وہیں مکھی کے جالے جگہ جگہ بنے ہوئے تھے۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے مہینوں نہیں بلکہ برسوں سے اس خفیہ کمرے میں کوئی نہیں آیا۔

اس نے خادموں کے ساتھ مل کر سب سے پہلے ساری کتابیں اپنی نگرانی میں اکٹھی کروائیں اور پھر ایک کونے میں بیٹھ کر ان کی جھاڑ پونچھ کرتی رہی، جب کہ خادم کمرے کی صفائی کر رہے تھے۔ وہاں کی الماریاں ٹوٹ چکی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb
~~~~~

"پتہ نہیں کیوں اس کمرے کا یہ حال ہے؟"اس نے سوچا۔

وہ ایک ایک کر کے کتابوں سے دھول مٹی ہٹا رہی تھی کہ اسے ایک کتاب ملی جس کی جلد نسواری تھی اور اس پر لکھا تھا: "القانون فی الطب"——ابنِ سینا کی مشہور کتاب۔

اس نے کتاب کھولی تو اندر سے وہ بالکل صاف ستھری تھی۔

"اتنی نایاب کتاب یہاں کیا کر رہی ہے؟"اس نے افسوس سے سوچا اور ابنِ سینا کی یہ کتاب الگ کر لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی وہ اسی کام میں مصروف تھی کہ دو کتابوں کے بیچ مٹی میں دبا ایک خاکی رنگ کا کاغذ اسے ملا۔

کاغذ کھولتے ہی آخر میں لگی مہر اس کے شاہی ہونے کی گواہی دینے لگی۔

"میرے پیارے بیٹے اکبر کے نام! (اس نے دل تھام کے پڑھنا شروع کیا)

اکبر، میں یہ خط تمہیں اس وقت لکھ رہا ہوں جب ملکہ نازو میری جان کی دشمن بن چکی ہے۔

محل میں میرے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ میں نہیں جانتا

جب تمہیں یہ خط ملے گا تو میں اس دنیا میں ہوں گا یا نہیں، یا تمہارے ساتھ ہوں گا یا تم سے دور۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اکبر بیٹا، ملکہ نازو بہت خطرناک ہیں۔ وہ میرے بھائی کو کھانے میں وہ زہر دے رہی ہے جس سے وہ آہستہ آہستہ اپنی جان کی بازی ہار جائے گا۔ وہ زندہ تو رہے گا برسوں تک، لیکن اس قابل نہیں رہے گا کہ سلطنت سنبھال سکے۔

میں تمہارا باپ ہوں اور اس ناتے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں یہ سچ معلوم ہو جائے تو تمہارے پاس دو راستے ہیں: یا تو خاموش رہنا، یا پھر اس خط کے پیچھے چپکا ہوا حصہ کھول کر وہ چابی لینا اور تہہ خانے میں موجود مجسمے کے پیچھے وہ راز تلاش کرنا جو تمام حقیقتیں بیان کر دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہارا باپ، سلیمان!"

وہ حیرانی سے خط پڑھتی گئی۔

یہ اس نے کیا پڑھ لیا تھا؟

اور کیوں؟

یہ کوئی بیس سال پرانا خط لگ رہا تھا، یا شاید اس سے بھی پرانا۔

اس نے خط چھپا لیا اور ابنِ سینا کی وہ قیمتی کتاب اپنے سینے سے لگائے کتب خانے کے دروازے سے باہر نکل آئی۔

~~~~~

اب وقت میں پیچھے چلیں ایک دفعہ؟

اس روز کے بعد صبغت شاہ دو بار مزید نازیہ سے ملے تھے —— ایک بار فرہاد ہی کے گھر پر اور دوسری بار گھر سے باہر کسی جگہ۔ وہ بری طرح نازیہ کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے۔ نازیہ نے ابھی تک انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ فرہاد کی منگیتر ہے۔

نازیہ صبغت شاہ کو جانتی تھی، فرہاد سے بھی کئی بار وہ صبغت شاہ کا ذکر سن چکی تھی۔ وہ اس کی دولت اور شان و شوکت سے بھی واقف تھی۔ خود فرہاد بھی کچھ کم نہ تھا، مگر نہ جانے کیا لالچ تھا کہ وہ صبغت شاہ کو اپنے جال میں پھانستی چلی گئی۔

نازیہ، فرہاد کی منگیتر ہونے کے ساتھ اُس کی کزن بھی تھی۔ وہ لوگ ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ فرہاد کو اس سے بے تحاشا محبت تھی۔ خود نازیہ نے بھی فرہاد سے محبت کے دعوے کیے تھے اور یوں اُن کی منگنی طے ہوئی تھی۔

Clubb of Quality Content
~~~~~

اس روز بھی صبغت شاہ فرہاد سے الوداعی ملاقات کے لیے اس کے گھر آئے تھے۔اس وقت رات ہونے ہی والی تھی، فرہاد کے گھر کی تمام مشعلیں روشن تھیں۔

"میں تو حیران ہوں، کہاں تم ہمیشہ بہانے بناتے رہتے تھے اور کہاں اب بار بار میرے گھر چلے آرہے ہو! خیر تو ہے صبغت؟"فرہاد نے پوچھا۔
اپنے طے شدہ شیڈول کے مطابق صبغت شاہ دس دن گزار کر ایران سے واپس جانے والے تھے، مگر نازیہ کے چکر میں وہ ایک مہینہ ایران میں ہی رک چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے تمہارا گھر پسند آگیا ہے، ورنہ تم جانتے ہو جہاں مجھے اچھا نہ لگے میں وہاں زیادہ دیر ٹھہرتا نہیں ہوں۔"صبغت شاہ نے معصومیت سے جواب دیا، وہ بہت کچھ چھپا گئے تھے۔

"یہ تو میری خوش قسمتی ہے۔اچھا یہ جو شاہراہ بن رہی ہے، میں سوچ رہا تھا کہ شروع ہونے کے بعد اس پر کوئی کھانے کا ڈھابہ یا سرائے بنوا دی جائے، تاکہ وہ مسافر جو دور دور سے سفر کر کے آئیں وہیں رک کر آرام بھی کریں اور کھانا بھی کھالیں۔"

ایران ہندوستان میں ایک بہت بڑی شاہراہ بنوا رہا تھا جو مختلف شہروں کو آپس میں ملانے والی تھی، اور اب اس پر کام شروع ہو چکا تھا۔

"اس پر سوچا جا سکتا ہے، تمہارا دماغ اچھا کام کرتا ہے فرہاد!" صبغت شاہ نے اسے سراہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں خادم کھانے کی گول گول بڑی بڑی ٹرے لے آیا۔

"میں ذرا کھانے سے پہلے حمام جاتا ہوں۔"

وہ حمام کا بہانہ کر کے وہاں سے اٹھ آئے تھے۔ فرہاد وہیں کھانے کی تیاری میں مصروف تھا، اسے اپنا یہ دوست حد سے زیادہ عزیز ہو چکا تھا، اس لیے وہ چاہتا تھا کہ اس کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ رہے۔

صبغت شاہ وہاں سے اٹھ کر اسی سمت آئے جہاں انہیں یقین تھا کہ نازیہ ان کا انتظار کر رہی ہو گی۔اب وہ مشعلوں کی روشنی پہچاننے لگے تھے کہ کس طرف جانا ہے۔وہ اسی بند کمرے میں داخل ہوئے جہاں نازیہ ان کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

اندر آتے ہی ان کی آنکھیں حیرت سے کھل کر رہ گئیں——نازیہ نے نہایت خوبصورت لباس زیب تن کر رکھا تھا۔وہ پیروں تک آتی لمبی ہلکے آسمانی رنگ کی میکسی پہنے تھی۔ میکسی پر لگے موتی مشعلوں کی روشنی میں چمک رہے تھے۔اس کے ریشمی بھورے بال جو کمر تک آتے تھے، کھلے ہوئے تھے اور پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبغت شاہ کو دیکھتے ہی وہ بیتابی سے پلنگ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ان کے قریب آگئی۔ صبغت شاہ نے اندر آتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

"کتنی دیر کر دی آپ نے آتے آتے..."

یہ نازیہ تھی، جو اپنی لبھانے والی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"روز روز تو نہیں آسکتا نا میں... فرہاد کیا سوچے گا؟"

"اور یہ جو مجھے آپ نے پاگل کر کے رکھا ہے، اس کا کیا؟ میں کتنی بیتاب ہوں...پل پل مر رہی ہوں آپ کے بغیر...اس کا کیا؟"

نازیہ نے اپنے جذبات سے بوجھل لہجے میں کہا۔

"میرا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے نازو... تم فکر نہ کرو، میں لاہور جا رہا ہوں، پھر دوبارہ آؤں گا تمہیں لینے۔ پتا ہے، میری ماں بہت خوش ہوں گی۔ انہیں کب سے انتظار تھا کہ میں شادی کرلوں۔"

صبغت شاہ کا لہجہ بھی معمول کا نہیں تھا۔ وہ ہر طرح سے نازیہ پر قربان ہو رہے تھے۔ انہوں نے مشکل سے خود کو روک رکھا تھا کہ اس کے اور قریب نہ جائیں۔

"کیا مطلب؟ تم جا رہے ہو؟ مجھے یہاں پاگل کر کے تم کیسے جا سکتے ہو؟"

یہ کہتے ہوئے نازیہ دو قدم اور اس کے قریب آ گئی۔

"ظاہر ہے مجھے جانا تو ہے،" صبغت شاہ نے کہا۔

"مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ صبغت، میں اب تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

وہ اس کی بات سن کر حیران رہ گئے۔

"میں کیسے تمہیں اس طرح اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں؟ اگلی دفعہ بارات ساتھ لے کر آؤں گا، میرا وعدہ ہے تم سے۔"

صبغت شاہ نے انہیں یقین دلانا چاہا تھا، مگر نازیہ یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ پہلے ہی کسی کی منگیتر ہے۔

اس روز کی ادھوری ملاقات میں نازیہ صبغت شاہ سے بہت کچھ منوا چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

~~~~~~

حال

شہزادی رخسار جو اپنے معاملات میں مصروف تھیں، اچانک جبران کی طرف دیکھ کر رُک سی گئیں۔

کچھ تھا کہ وہ خود ہی اسے مخاطب کرنے پہ مجبور ہو گئیں۔

"برخوردار، اپنا تعارف کراؤ!"

رخسار نے اپنے مخصوص حکم دینے والے انداز میں کہا۔
~~~~~~

"سلام محترمہ! ہمیں جبران کہتے ہیں۔ میں آپ کے لیے اعلیٰ درجے کا عود لایا ہوں، ایسا عود جس کی خوشبو آپ نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی!"

وہ اپنے کاروباری لہجے میں بولا۔

رخسار نے دیکھا کہ اس نے باقیوں کی طرح اسے شہزادی نہیں کہا۔ خیر اسے برا بھی نہیں لگا۔

"بہت خوب!" رخسار نے اپنی کنیز آمنہ کو اشارہ کیا کہ وہ عود کے نمونے لے آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جبران نے صندوق کھولا اور سیاہ مخمل کی ڈبیا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ یہ سب میں بہترین عود تھا۔ جو وہ خاص طور پہ ہندوستان کی شہزادی کے لئے بطور تحفہ لایا تھا۔ وہ اُسے چُھونے ہی والا تھا کہ ایک شناسا سی آواز پر چونک کر سامنے دیکھا ـــــ اور سامنے کھڑی نور بانو کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا!

~~~~~

جاری ہے۔
~~~~~

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842